عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ - شمارہ ۱۳


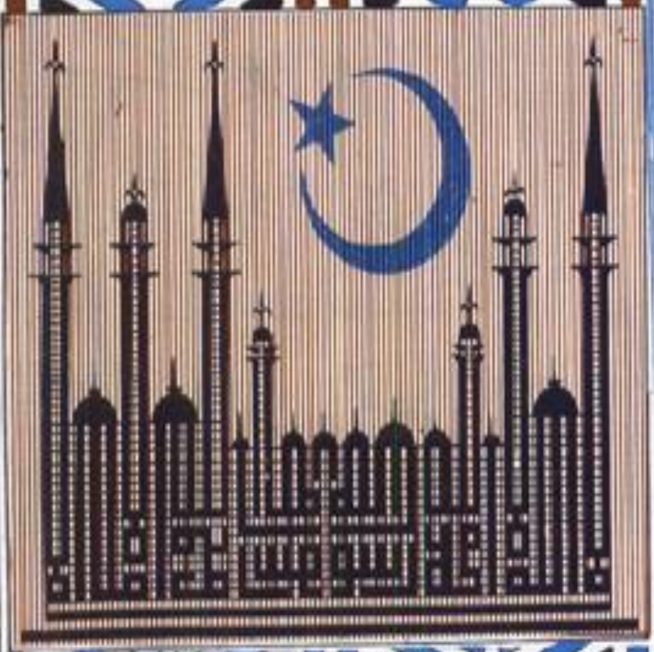

## ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام

اغراض — مقاصد — امکانات

مفسر قرآن

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی

کے مضمون پر ایک دوست کا مغالطہ

اور حضرت قاضی صاحب مدظلہم کا جواب

## شراب اسلامی نقطہ نظر میں

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (الحدیث)

# ساتویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ
۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء
بمطابق یکم و ۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ
بروز
جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام
مسلم کالونی ~~ربوہ~~ صدیق آباد

زیر صدارت
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرین امت، رہنمایان قوم دانشور، وکلاء، غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کر دیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان پاکستان

رابطہ کیلئے

ملتان ۴۰۹۷۸
فیصل آباد ۲۴۷۰۰، ۳۳۵۲۲
سرگودھا ۶۰۴۷۴
ربوہ ۴۶۶
لاہور ۵۳۴۳۳
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب ۷۶۹
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳
راولپنڈی ۵۵۱۹۷۵
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان ۴۴ ۳۳۵۳
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱
بہاولپور جی پی ۲۷۹۵
بہاولنگر ۵۵۳
رحیم یار خان ۴۰۱۸
پشاور ۶۲۸۳۹
ٹنڈو آدم ۵۱۳
حیدرآباد ۸۴۳۸۶
نوابشاہ ۴۴۷۸
بخاری مسجد کنری ۶
احمد پور شرقیہ ۹۰۲
بنوں جامع مسجد [illegible]
خانیوال ۷۴۹
ہری پور ۴۳۸۶
ڈہرکی ۳۱۵
صادق آباد ۲۵۱۱
بھکر ۸۸۶
خانقاہ سراجیہ میانوالی ۶
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۲۸۲۲
اٹک ۲۸۶۲
جھنگ ۲۸۶۶، ۳۲۹۵
سکھر ۸۵۹۱۳، ۸۷۲۷۴
کوئٹہ ۷۱۱۶۴، ۷۰۹۳۷، ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱، ۲۸۱۱

# ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۱۲ تا ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ بمطابق ۲۶ اگست تا یکم ستمبر ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۱۳



زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
**خان محمد صاحب مدظلہ**
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
**عبدالرحمٰن یعقوب باوا**

انچارج شعبۂ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر
**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت**
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۲۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ
سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵
ایشیا — ۳۷۵

## سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

## اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر — دین محمد فریدی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

## بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا
امریکہ — چوہدری محمد شریف تکودی • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف
باربڈس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے. کیو. انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

# سازشی ٹولے کی نئی سازش

اس اطلاع نے پورے ملک میں تشویش کی لہر دوڑادی ہے کہ مرزائی غنڈوں نے ختم نبوت انٹرنیشنل کے نمائندے اور ماہنامہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما مولانا سید منظور احمد شاہ آسی کو اغوا کرنے کی کوشش کی ہے جو ان کے ساتھی بروقت پہنچ جانے کی وجہ سے ناکام ہوگئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایک بغیر نمبر پلیٹ کار چوک میں عین اس جگہ آکر رکی جہاں مولانا موصوف اپنے ساتھی کے انتظار میں کھڑے تھے اور آتے ہی انہوں نے مولانا کو کہا کہ وہ نکاح پڑھانے کے لئے ہمارے ساتھ چلیں۔ مولانا نے پس و پیش کی تو انہیں کار میں زبردستی بٹھانے کی کوشش کی گئی کہ اتنے میں ان کا ساتھی وہاں پہنچ گیا جب انہوں نے دیکھا کہ یہ دو آدمی ہوگئے ہیں ممکن ہے کوئی اور بھی پہنچ جائے تو وہ کار کو بھگا لے گئے اس طرح مولانا موصوف مرزائی سازش کا شکار ہونے سے بچ گئے۔

نکاح پڑھانے کا محض ایک بہانہ تھا اگر کوئی ایسا پروگرام ہوتا تو وہ بغیر نمبر پلیٹ کار میں نہ آتے یا پہلے سے پروگرام طے کرتے۔ ظاہر ہے کہ وہ صرف مولانا کو اغوا کرکے کہیں لے جاکر قتل کرنا چاہتے تھے۔

ہماری اطلاع کے مطابق ساہیوال ضلع سرگودھا کے اختر حسین رانا جو قادیانی جماعت کے صوبائی سربراہ مرزا طاہر کے ڈرائیور تھے اور مرزا طاہر کے ملک سے فرار کے وقت اس کے محافظ دستے کے بھی ڈرائیور تھے جس نے مرزا طاہر کے فرار کا بھانڈہ پھوڑا ان کو اغوا کرنے کے لئے بھی تعاقب کیا گیا لیکن اس میں مرزائیوں کو ناکامی ہوئی۔

ساہیوال، چیچہ وطنی، منزل گاہ سکھر، میرپور خاص، اور قاضی احمد میں وہ کئی مسلمانوں کو شہید کر چکے ہیں اور نامعلوم آئندہ ان کا کس کس کو قتل کرنے کا پروگرام ہے یہ ساری ایک منصوبے کے تحت عمل میں لائی جارہی ہے قومی اسمبلی اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے بعد ان کا جذبہ انتقام پورے جوبن پر ہے اور وہ علماء کرام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں کو اغوا اور قتل کرنے کے بعد اپنے جذبہ انتقام کو تسکین پہنچانا چاہتے ہیں۔

ملک عزیز پاکستان کے حالات اس بات کے متقاضی نہیں ہیں کہ یہاں فتنہ فساد کی آگ بھڑکے۔ فتنہ و فساد وہی لوگ پیدا کرتے ہیں جو اس ملک کے دشمن اور اکھنڈ بھارت کے نظریہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ چونکہ مرزائی اکھنڈ بھارت کے نظریے پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکے۔ لسانی و قومی عصبیتیں جنم لیں۔ تخریب کاری اتنی ہو کہ بالآخر آنجہانی مرزا محمود کا اکھنڈ بھارت کا الہام پورا ہو جائے اور مرزائی اپنے "خانہ کعبہ" قادیان میں پوری شان و شوکت کے ساتھ جاسکیں۔ اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدے کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ مرزائی اس میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث ہیں۔ ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے حکمران یہ جانتے ہوئے کہ مرزائی پاکستان کے دشمن ہیں اسلام دشمن اور پاکستانی قوتوں کے دوست ہیں۔ اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ بھارت کے آلہ کار ہیں۔ ان کی طرف سے چشم پوشی اور تغافل برت رہے ہیں اور اب تو یہ افواہ عام ہے کہ فوج کی دو اہم پوسٹوں اور ایک صوبے (صوبہ سندھ کی نہیں) کی اہم پوسٹ قادیانی کو سونپ دی گئی ہے۔ ممکن ہے صدر جنرل ضیاء الحق صاحب مرزائیوں کے مصنوعی اخلاق سے متاثر ہوں جس کی وجہ سے انہوں نے یہ قدم اٹھایا کہ انہیں اہم پوسٹیں سونپ دی لیکن جناب صدر کو یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ بالآخر یہ مار آستین انہیں ہی ڈسنے کی کوشش کریں گے۔

ہم انہی کالموں میں قبل ازیں قادیانی پیشوا مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کے حوالے سے یہ لکھ چکے ہیں کہ مرزا طاہر یا کوئی بھی مرزائی مباہلہ نہیں کرنا چاہتا اس مباہلہ سے ہمیں صدر کے خلاف کسی مرزائی سازش کی بو آتی ہے اس لئے صدر صاحب کو اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنی چاہیے اور اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ ان کے اردگرد کسی اہم پوسٹ پر اکھنڈ بھارت کا حامی، جہاد کا منکر کوئی مرزائی تو فائز نہیں۔ اگر ثابت ہو جائے تو اسے فوراً اس پوسٹ سے الگ کر دیا جائے۔

# شراب اسلامی نقطہ نظر میں

سعید احمد گلستان کالونی کراچی

اسلامی نقطہ نظر سے یعنی قرآن اور حدیث کی رو سے شراب کا پینا، پلانا، فروخت کرنا اور استعمال کرنا قطعاً حرام ہے شراب ایک ایسا ناسور ہے جو کہ معاشرے کی جڑوں کو بالکل کھوکھلا کر دیتا ہے۔ اور کسی بھی اچھے سے اچھے معاشرے کو ذلت کی پستیوں میں گرا دیتی ہے اور آج تک معاشرے میں جو فسادات، شراب نوشی سے پیدا ہوئے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شراب ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو کوئی گھٹیا سے گھٹیا کام کرنے پر آمادہ کرتی ہے گالیاں یہ بکواتی ہے، بے حیائی یہ پھیلاتی ہے، زنا کاری کی طرف یہ لاتی ہے، لڑائی جھگڑے یہ کراتی ہے، قتل کی نوبت پر یہ لاتی ہے، چوری ڈاکہ یہ ڈالتی ہے۔

جب کوئی شراب پیتا ہے تو وہ اپنے آپ میں نہیں رہتا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ شراب شیطان کا پسندیدہ مشروب ہے جس کی وجہ سے شراب میں شیطانیت ہے۔ اس لیے شراب پی کر آدمی انسان سے شیطان بن جاتا ہے۔ پھر نہ اس کو برے بھلے کی تمیز ہوتی ہے نہ عبادت و طہارت کا پتہ چلتا ہے۔

## شیطان انسان کا دشمن

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے بندوں کو شراب سے بچنے کی یہ ہدایت فرمائی ہے۔

ترجمہ: "یعنی شیطان تو یہ چاہتا ہی ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے سو (بتلاؤ ایسی برائیوں سے) تم اب بھی باز آؤ گے یا نہیں"

(سورۃ المائدہ آیت ۹۱)

## شیطانی کاموں کی گندگی

دوسری جگہ فرمایا!

"اے ایمان والو! شراب اور جوا اور معبود ان باطل کے استھان (نشانات) اور پانسے، شیطانی کاموں کی گندگی ہے، پس تم اس گندگی سے اجتناب کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

(سورۃ المائدہ آیت ۹۰)

اب ذرا خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کے احادیث میں شراب کی اصلیت پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

## شراب روگ ہے۔

مسلم میں وائل رضی اللہ عنہ بن حجر سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"شراب دوا نہیں ہے، بلکہ وہ تو خود ایک روگ ہے۔" (مسلم و بخاری)

## شراب پینے والا مومن نہیں ہوتا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"جب کوئی زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب شراب پینے والا شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا ہے اور جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب کوئی لوٹ کرتا ہے ایسی جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (یعنی بڑی لوٹ قیمتی مال کی) تو وہ مومن نہیں ہوتا۔" (نسائی)

## نشہ والی چیز حرام ہے۔

بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"جو چیز پینے سے نشہ دے اور مست کر دے وہ حرام ہے۔" (مسلم و بخاری)

بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور سب نشے والی چیزیں حرام ہیں اور جس نے شراب پی، دنیا میں پھر وہ شراب کو سدا پیتا رہا اور بدوں توبہ کئے بغیر مر گیا تو وہ آخرت میں بہشت کا شربت (جو نشہ، سر چکرانے اور ہر بے ہودگی سے مبرا ہے) نہیں پیئے گا۔" (مسلم و بخاری)

## تمام برائیوں کی کنجی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے۔"

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا!

"شراب سے بچو، کیونکہ وہ برائیوں کی جڑ ہے۔"

## شرابی کی سزا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"جب کوئی مست ہو جائے تو اس کو کوڑے مارے جائیں۔ پھر اگر مست ہو جائے تو کوڑے مارے اور اگر مست ہو جائے تو چوتھی بار اس کو قتل کر دو۔" (نسائی)

باقی صفحہ ۳۰ پر

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

# آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

## وڈیو کیسٹ کی آمدنی

عبدالخالق، کراچی

س: میرے گھر کے سامنے ایک مسجد ہے اور اس مسجد میں ایک وڈیو کیسٹ کی دکان ہے جو کہ مسجد کی دکانوں میں ہے اور اس کا کرایہ مسجد کے اندر آتا ہے۔ جس سے محلے کے لوگوں کو یہ بات معلوم کرنی ہے کہ مسجد میں وڈیو کیسٹ کی دکان کھولنا جائز ہے یا ناجائز، اور اس وڈیو کیسٹ کی دکان کا کرایہ مسجد کے اندر لگانا جائز ہے یا ناجائز ہے۔

ج: وڈیو کیسٹ کی دکان ناجائز ہے اس کی آمدنی حرام ہے اور مسجد میں حرام کی آمدنی لگانا بھی حرام ہے۔

س: ایک کتاب میں مسئلہ لکھا تھا کہ حج کے دوران زیارت طواف کے دوران خانہ کعبہ کو دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قریب حرام کے ہے کیونکہ یہ ایک طرح سے نماز ہے۔ اس کی وضاحت فرمائیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ اس وقت خانہ کعبہ کو دیکھتے ہیں۔

ج: اس کا مطلب یہ ہے کہ طواف کے دوران کندھا بیت اللہ شریف کی طرف ہونا چاہئے۔ بیت اللہ کی طرف سینہ کرنا جائز نہیں۔

س: ایک شخص اپنے بزرگوں کی تصویر گھر میں لگاتا ہے جس کی داڑھی بھی نہیں اور معاذ اللہ غیر مسلموں سے مشابہت پر موت آئی ہے اس تصویر کے لگانے سے مرنے والے کو تکلیف ہوگی اور بغیر داڑھی کے ایک مسلمان اس دنیا سے چلا جائے اس کے مرنے کے بعد اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی۔ لوگ کہتے ہیں اللہ غفور الرحیم ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے اگر معاملہ غفور الرحیم کا ہے تو سارے اعمال کا کیا ہوگا۔

ج: ۔۔ مرگیا اس کے بارے میں کیا کہا جائے سوائے اس کے کہ اس کے لیے استغفار کرنا چاہئے۔ تصویر لگانا حرام ہے۔ اور اس سے میت کو بھی گناہ ملتا رہتا ہے کیونکہ اس نے منع نہیں کیا۔

## قرآن کو گانے کی طرز پر پڑھنا

عطاء الرحمٰن، کراچی

س: بروز بدھ بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۸۵ء کو جب اخبار جنگ کے ہمراہ مڈویک ہاتھوں میں لیا گیا جس میں مضامین کے علاوہ ایک تقریب کے ذکر تھا جس میں پاکستان کے دو فنکاروں کے دو فنکاروں کے خیر مقدم کا ذکر ہے۔

مڈویک صفحہ ۱۵ پر یہ بات درج ہے کہ "اس کے بعد ایک خاتون نے گانے کے انداز میں تلاوت کی ۔ ۔ ۔ "

قابل دریافت یہ ہے کہ ہمارا ملک اسلام کے نام پر بنا لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اسلامی شعائر کی حفاظت کے بجائے انکا جنگ اور ان کا مزاج کرنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے کہ اس خاتون نے گانے کے انداز پر گا کر قرآن مجید کے ساتھ اپنے تعلق کا کس طرح اظہار کیا ہے۔ آیا کیا قرآن مجید کو گانے کے انداز میں پڑھنا جائز ہے؟

اور اگر ناجائز ہے تو اس طرح قرآن پڑھنے والے کا کیا حکم ہے؟

ج: حدیث شریف میں ہے کہ آئندہ زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن مجید کو گانے کے انداز میں پڑھیں گے۔ ان کے لیے بھی ہلاکت اور جن لوگوں کو ان کی حالت پسند آئی ان کی بھی ہلاکت۔

(مشکوٰۃ شریف)

## اپنی عزت بچانے کے لیے

مسز غزالہ شیخ، لاڑکانہ

س ۱: اسلام میں خودکشی کرنا حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی عورت اپنی عزت بچانے کی خاطر خودکشی کرنے کی مجبور ہو جاتی ہے تو کیا پھر بھی اس کے لیے خودکشی کرنا حرام ہوگی؟

ج: اسے چاہئے کہ خودکشی نہ کرے ظالم سے مقابلہ کرے اس کے ہاتھوں مرکر شہید ہو۔

س ۲: ٹی وی دیکھنا حرام ہے حکومت کو سب کچھ معلوم ہے۔ مگر اس کے باوجود بیرونی ممالک وڈیو کیسٹ کیوں درآمد کیے جاتے ہیں۔

ج: یہ بات تو ارکان حکومت ہی سے پوچھی جا سکتی ہے

## قرآن خوانی کو پیشہ بنانا

محمد بشیر، حیدرآباد

س: ہمارے محلے کی مسجد کے دروازے پر روزانہ صبح پانچ چھ بوڑھے آدمی آکر بیٹھتے ہیں ان لوگوں کی بغل میں قرآن شریف کے سپارے ہوتے ہیں اور وہ بغل میں سپارے ہوتے ہوئے بھی سگریٹ وغیرہ پیتے رہتے ہیں اور انتظار میں ہوتے ہیں کہ کوئی قرآن خوانی کروانے والا گاہک آئے اور جب کبھی وہ قرآن خوانی کرکے واپس آتے ہیں تو وہ رقم کے حصہ پر لڑتے رہتے ہیں۔

کیا قرآن خوانی اس طرح جائز ہے کیا اس طرح قرآن شریف کی بے حرمتی نہیں ہوتی؟

ج: بلاشبہ بے حرمتی ہے۔ اس طرح پڑھنا اور پڑھوانا جائز نہیں۔

س: ہمارے محلہ کی مسجد میں اکثر رات کو ۱۰ بجے کوئی نہ کوئی آکر لاؤڈ سپیکر پر نعتیں پڑھنا شروع کر دیتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

ج: لوگوں کو ایذا ہو وہ حرام ہے۔

# مفسرِ قرآن حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی

## کے مضمون پر ایک دوست کا مغالطہ اور حضرت مولانا قاضی صاحب مدظلہ کا جواب

مفسرِ قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ خلیفۂ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا ایک مضمون حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب و کمالات پر ختم نبوت کے گذشتہ ایک شمارے میں شائع ہوا تھا، اس میں حضرت قاضی صاحب مدظلہ نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ حضرت امام اعظمؒ روزانہ چار سو رکعت نفل پڑھتے تھے ——— اور اکثر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ اس پر ہمارے ایک قاری جناب شاکر حسین صابری نے لکھا کہ "یہ تو دیومالائی کہانی معلوم ہوتی ہے۔ وہ خط حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں اٹک روانہ کر دیا گیا۔ مندرجہ ذیل معلوماتی اور تحقیقی مضمون اسی خط کا جواب ہے جسے ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

محترم المقام جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت۔ زید مجدکم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

گرامی نامہ باعث شرف ہوا، یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ اکثر احباب آپ کا رسالہ غور و فکر سے پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ مزید دین اسلام کے ساتھ تعلق نصیب فرمائے آمین ——— جناب شاکر حسین صاحب نے دونوں باتوں کو ایک سمجھ لیا ہے یوں کہ . . . .

روزانہ چار سو رکعت نفل پڑھتے تھے" ———

اور اکثر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔

یہ دونوں جملے الگ الگ ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ روزانہ چار سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ یہ مستقل عبارت تھی۔ جیسا کہ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا لقب سجاد اس لئے ہے کہ وہ روزانہ ایک ہزار بار سجدہ فرمایا کرتے تھے یعنی پانچ سو رکعت پڑھا کرتے تھے، حالانکہ عام مسلمان کی روزانہ پانچ وقت کی نماز ۳۲ رکعت ہے یعنی امام زین العابدین ۴۶۸ رکعت روزانہ نفل پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہؒ چار سو رکعت پڑھا کرتے تھے، آج بھی بحمدہ تعالیٰ ایسے سعادت مند ہیں کہ وہ دو سو تین سو، چار سو بلکہ اس سے بھی زیادہ نفل ادا کرتے ہیں۔

دوسرا جملہ یہ ہے کہ اکثر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔ یہ رکعت ہر نفل کی نہیں بلکہ اکثر اوقات نوافل کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے، بحمدہ تعالیٰ آج بھی ایسے حفاظ کرام موجود ہیں کہ جو رمضان مبارک کی تراویح کی ایک رکعت میں پورا قرآن عزیز پڑھ کر باقی رکعات میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہیں۔ صابری صاحب نے دونوں جملوں کو ایک بنا لیا۔ حالانکہ اکثر ایک رکعت اور ہر رکعت میں کافی فرق ہے"۔

یہ کہانی نہیں، نہ ہی دیومالائی بات ہے یہ حقیقت ہے۔ اور ایسے علماء کرام، حفاظ عظام اور اولیاء امت کی فہرست بڑی طویل ہے، جنھوں نے روزانہ رات میں یا دن میں پورا قرآن عزیز پڑھ لیا ہے۔ مثلاً ـــ . . .

محدث عراق وکیع بن جراح م ۱۹۷ھ رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھا کرتے تھے اور ہر رات پورا قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔

یحییٰ بن زکریا حافظ حدیث، صاحب مسند م ۱۸۲ھ بیس برس تک روزانہ ایک ختم قرآن عزیز کرتے تھے جن کے بارے میں امام نسائیؒ نے فرمایا ہے۔ ثقہ۔ ثبت۔

یحییٰ بن سعید القطان م ۱۹۸ھ ہر رات قرآن عزیز کا ایک ختم کر لیا کرتے تھے اور ان کا یہ عمل بیس برس تک برابر رہا۔

احمد بن اسماعیل قزوینی م ۵۹۰ھ بھی اپنی عمر کے آخری دور میں ہر رات قرآن عزیز ختم کر لیا کرتے تھے۔

یحییٰ جعفر بن جلال گجراتی م ۹۳۰ھ پورا قرآن عزیز صرف ۳۵ ساعات میں تحریر فرما لیا کرتے تھے۔ طحاوی میں مسعر بن کرام سے مندرجہ ذیل روایت موجود ہے:۔

"میں ایک رات مسجد میں گیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے، جس میں باآواز بلند قرآن عزیز کی تلاوت کر رہا ہے، مجھے اس کا پڑھنا بہت پسند آیا تو میں سننے کے لئے بیٹھ گیا، جب اس نے قرآن عزیز کا ساتواں حصہ پڑھ لیا تو میں سمجھا کہ اب رکوع میں چلا جائے گا۔ مگر اس نے رکوع نہیں کیا اور قرآن کے تہائی حصہ تک پڑھ لیا مگر پھر بھی رکوع نہ کیا حتیٰ کہ آدھا قرآن عزیز پڑھ لیا، مگر پھر بھی رکوع نہ کیا، اپنی قرأت کو جاری رکھا، جب تمام قرآن عزیز مکمل کر لیا تو رکوع میں گیا، جب دوسری رکعت مختصر کر کے نماز سے فارغ ہوا تو میں اس کے قریب ہوا تو دیکھا وہ حضرت امام ابوحنیفہؒ تھے۔

یہ تو علماء کرام متقدمین کا حال ہے۔ اس زمانہ میں ایسے حفاظ کرام موجود ہیں جو روزانہ ایک اور گاہ بگاہ دو ختم قرآن کریم کے کرتے ہیں۔ ہمارے مدرسہ کے ایک سابق مدرس حافظ قرآن عزیز تھے، وہ روزانہ ایک بار پورا قرآن عزیز پڑھ لیا کرتے تھے، آخر عمر میں تو وہ ایک ختم دن کو اور ایک رات کو کر لیا کرتے تھے، ان کے اس والہانہ جذبہ کو یوں قبول فرمایا کہ ان کے وصال سے پہلے جو ہی انھوں نے من الجنۃ والناس تک قرآن عزیز کی تکمیل فرمائی، ادھر روح پرواز کر گئی۔ ... اس گناہ گار کے ہاں اعتکاف میں بعض غیر عالم حضرات دن کو پورا قرآن عزیز پڑھ لیتے ہیں اور ... بھی اسی اپنے ذوق کا مظاہرہ کر لیتے ہیں۔ ...

اور پھر قرآن عزیز کے ساتھ تعلق۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ہے۔

ہمارے ایک بزرگ رشتہ دار قرآن عزیز کے حافظ ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں ایک سائیکل خریدا، اس کے سفر کے دوران وہ کئی بار قرآن عزیز کا ختم کر چکے ہیں۔ اب وہ بڑھاپے کی وجہ سے سائیکل کی سواری سے معذور ہیں مگر سائیکل فروخت نہیں کرتے کہ اس پر اکثر اوقات روزانہ ایک ختم مکمل فرمایا ہے۔ آج بھی ایسے حضرات بکثرت ہیں جو دوسرے مشاغل کے علاوہ دس پارے روزانہ پڑھ لیتے ہیں ——— اس میں تعجب کی بات کونسی ہے؟ عام آدمی بھی جس نے قرآن عزیز اچھی طرح پڑھا ہو دس منٹ میں ایک پارہ پڑھ لیتا ہے۔

ایک گھنٹہ میں ۶ پارے اور پانچ گھنٹے میں پورا قرآن عزیز پڑھ لیتا ہے اور اگر وہ چار گھنٹے آرام وغیرہ کے لئے نکال دے تو ۲۰ گھنٹے میں ۴ پورے ختم کر سکتا ہے اور یہ بات مشاہدہ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں میں ایسے حضرات موجود ہیں جنھوں نے محدود عمر میں ہزار ہزار تصانیف کیں۔ اور زمانۂ سابقہ میں قلم دوات بلکہ کاغذ تک بھی خود ہی بنایا۔ امام محمدؒ نے ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں ۔ ایک عیسائی پادری نے اپنے اسلام کی وجہ یہ بیان کی کہ جب چھوٹا محمد اس قدر با کمال ہے تو بڑے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتنی عظیم شان ہوگی۔ ایسے علماء کرام کی فہرست بڑی طویل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف سلام و تحیۃ کو ایسی خصوصیات سے نوازا ہے کہ دوسری امتوں کو یہ حاصل نہ ہو سکا۔ انہی خصوصیات کے حامل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، جو کہ ........

بقول عبداللہ بن مبارک وغیرہ ۴۵ برس تک ایک بار وضو سے پانچوں وقت کی نماز پڑھنے والے تھے۔

بقول ابراہیم بغدادی وغیرہ ہر ماہ میں تیس بار قرآن عزیز ختم فرما لیا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھا کرتے تھے

بقول حفص بن سلام ہر رات چار سو رکعت نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ آپ کو اپنے زمانہ کے علماء و محققین نے وتد کا لقب بھی دیا تھا۔ جس کے معنی میخ ہیں۔ آپ دین کا ستون تھے اور اسی طرح آپ رات کو باقاعدہ قیام فرمایا کرتے تھے، گویا کہ آپ میخ تھے۔

بقول یحییٰ بن آدم وغیرہ آپ نے ۵۵ حج کئے تھے۔

اسی طرح کثیر القیام ہونا بھی امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے۔

اکثر علماء کرام صائم الدہر تھے۔ علامہ برہان الدین مرغینانی نے ھدایۃ کتاب تحریر فرماتے وقت ۱۳ سال تک برابر روزہ رکھا۔ سوائے ایام منہیہ (ممنوعہ) کے صائم رہتے تھے۔ اب بھی کئی حضرات ایسے ہیں جو صائم الدہر ہیں۔ اس وقت بھی ایبٹ آباد میں ایک سید صاحب ہیں جو کہ بجلی گھر میں ملازم ہیں تقریباً چالیس سال سے صائم الدہر ہیں۔ اس وقت کافی کمزور ہیں۔ مگر پھر بھی اس عبادت کو ترک نہیں کرتے اور کام بھی کر رہے ہیں۔

علماء اسلام میں حفاظ محدثین کثرت سے گذرے ہیں جن کو کئی لاکھ احادیث سنداً و متناً یاد تھیں۔

امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہارون الرشید کے قاضی القضاۃ کتاب الخراج کے مؤلف امام ابو یوسفؒ کو بیس ہزار منسوخ احادیث یاد تھیں تو ناسخ احادیث کس قدر یاد ہوں گی؟ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں ـــ امام ابوحنیفہؒ کے مناقب اور محامد و فضائل میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، چند کے نام درج ذیل ہیں،

(۱) شقائق النعمان فی مناقب النعمان (۲) عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان (۳) قلائد عقود الدرر المرجان فی مناقب النعمان (۴) الروضۃ العالیۃ المنیفۃ (۵) البستان فی مناقب النعمان (۶) مناقب الشیخ (۷) کتاب المناقب۔ الانتصار لائمۃ الامصار (۸) کتاب المناقب (۹) المراصب الشریفۃ (۱۰) تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہؒ وغیرہا۔

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے استاد مولانا عبدالقیوم حقانی نے امام ابو حنیفہؒ کے حیرت انگیز کمالات اور دفاع ابی حنیفہ نامی دو کتابیں اردو زبان میں تحریر فرمائی ہیں جو طبع شدہ اور مقبول ہیں۔

## ختم نبوت حلقہ لانڈھی کا تعزیتی اجلاس

آج بروز ۹ جولائی بروز جمعہ جامع مسجد اقصیٰ مدرسہ مصباح القرآن میں ختم نبوت حلقہ لانڈھی کا ایک تعزیتی اجلاس مولانا محمد عمر فاروقی سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد فاروقی نے مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کے سابق جنرل سیکرٹری مقصود جان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم ہمارے ایک نڈر کارکن تھے مولانا نے ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کو خراج عقیدت پیش کیا آخر میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کے آخر میں متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں اہالیان حلقہ لانڈھی نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا، کہ مولانا اسلم قریشی کو رہا کر کے مجلس کے حوالے کیا جائے۔ قرارداد میں حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ اس نے اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعے مجلس کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی تو نوجوانان ختم نبوۃ اسکو ناکام بنا دیں گے۔ اجلاس میں کارکنان ختم نبوت کے علاوہ کثیر تعداد میں معززین لانڈھی اور عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

# ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام

## اغراض ۔ مقاصد ۔ امکانات

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے لئے نوبل انعام تجویز ہوا۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو یہ انعام دیا گیا یہ انعام کیا ہے؟ اور قادیانی اس سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں ان امور پر غور و فکر کی ضرورت تھی۔ مگر ان امور پر پردہ ڈالنے کے لئے قادیانی یہودی لابی نے اس کا بے پناہ پروپیگنڈہ شروع کیا کہ کسی کو اس پر غور و فکر کا موقع ہی نہیں ملا۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ نوبل انعام کا حصول گویا ایک مافوق الفطرت معجزہ ہے جو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ذریعہ ظہور پذیر ہوا۔ اس کو مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کی دلیل بنانے کی کوشش کی گئی بہت سے مسلمان جن کو معلوم نہیں کہ نوبل انعام کیا چیز ہے اور جو نہیں جانتے تھے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کون ہے؟ اس پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نوبل انعام کی حقیقت واضح کی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور اس کی قادیانی یہودی لابی اس نوبل انعام سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے اور آئندہ اسلامی ممالک پر اس کے اثرات کیا ہوں گے

## نوبل انعام کیا چیز ہے؟

محمد حبیب اصغر قادیانی نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پر ایک کتابچہ "پہلا احمدی مسلمان سائنسدان عبدالسلام" کے نام سے بچوں کے لئے لکھا ہے جس میں انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے حوالے سے لکھتا ہے۔

"نوبل انعام ایک سویڈش سائنسدان مسٹر الفریڈ برنارڈ نوبل کی یاد میں دیا جاتا ہے نوبل ۲۱ اکتوبر ۱۸۳۳ء میں سٹاک ہوم کے مقام پر جو کہ سویڈن کا دارالحکومت ہے پیدا ہوا اور ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء کو اٹلی میں فوت ہوا۔ نوبل ایک بہت بڑا کیمیادان اور انجینئر تھا۔ اس کی وصیت کے مطابق ایک فاؤنڈیشن بنائی گئی جس کا نام نوبل فاؤنڈیشن رکھا گیا۔ یہ فاؤنڈیشن ہر سال ۵ انعامات دیتی ہے ان انعامات کی تقسیم کا آغاز دسمبر ۱۹۰۱ء میں ہوا جو کہ الفریڈ نوبل کی پانچویں برسی تھی۔ نوبل انعام فزکس، فزیالوجی، کیمسٹری یا میڈیسن، ادب اور امن کے شعبوں اور میدانوں میں نمایاں اور امتیازی کارنامہ سر انجام دینے والے کو دیا جاتا ہے۔ ہر انعام ایک طلائی تمغہ اور سرٹیفکیٹ اور رقم بطور انعام جو کہ تقریباً ۸۰ ہزار پونڈ پر مشتمل ہوتی ہے دی جاتی ہے۔ نوبل انعام حاصل کرنے والے امیدواروں کے نام مختلف ایجنسیوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں اور وہ انعام کے صحیح حقدار کا فیصلہ کرتی ہیں مثلاً فزکس اور کیمسٹری رائل اکیڈمی آف سائنس سٹاک ہوم کے سپرد ہوتی ہے۔ فزیالوجی یا میڈیسن کیرولین میڈیکل انسٹیٹیوٹ سٹاک ہوم کے سپرد ہوتی ہے۔ ادب کا مضمون سویڈش اکیڈمی آف فرانس اور اسپین کے سپرد اور امن کا انعام ایک کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے جس کے پانچ ممبر ہوتے ہیں جو کہ ناروجین پارلیمنٹ چنتی ہے۔"

(کتاب مذکور صفحہ ۴۹ تا ۵۱)

نوبل انعام کے بارے میں مزید معلومات یہ ذہن میں رکھنی چاہئے

ا۔ الفریڈ برنارڈ نوبل ڈائنامائیٹ کا موجد اور سائنٹسٹ تھا۔ جنگی آلات بارود اور تارپیڈو وغیرہ پر تحقیقات کرتا رہا۔ بالآخر اس نے جنگی آلات تیار کرنے والی دنیا کی سب سے نامور کمپنی "نوبل برادرز کمپنی" بنالی۔

۲۔ ڈائنامائیٹ کے تجربات کرتے ہوئے اس کے بھائی کی اور تین اشخاص کی موت واقع ہوئی جو اس کے تجربات کی بھینٹ چڑھ گئے اس سے اس شخص پر قنوطیت کی کیفیت طاری ہوئی اور گویا اس کے کفارہ میں اس نے اپنی جائیداد کا بڑا حصہ "نوبل انعام" کے لئے وقف کیا۔

۳۔ وقف کی اصل رقم اس زمانہ کے ایکس چینج کے مطابق ۸۰ لاکھ ۱۱ ہزار ڈالر تھی۔ وصیت یہ کی گئی کہ اصل رقم بینک میں محفوظ رہے اور اس کے سود سے انعامات کی رقم پانچ شعبوں میں (جن کا تذکرہ مذکورہ بالا اقتباس میں آچکا ہے) مساوی تقسیم کیا جائے۔

ہر شعبہ میں اگر ایک ہی آدمی انعام کا مستحق قرار دیا جائے تو اس شعبہ کے حصہ کی پوری انعامی رقم اس کو دی جائے اور اگر کسی شعبہ میں ایک سے زائد افراد کے نام (جن کی تعداد تین سے زیادہ کسی صورت میں نہیں ہونی چاہئے) انعام کے لئے تجویز کئے جائیں تو اس شعبہ کے حصہ کی سودی رقم ان افراد میں برابر تقسیم کی جائے ایک شرط یہ بھی رکھی گئی کہ اگر مجوزہ شخص انعام وصول کرنے سے انکار کر دے تو اس کا حصہ اصل زر میں شامل کر دیا جائے۔

چنانچہ ۱۹۴۸ء میں ہر شعبہ کے حصہ میں سود کی یہ سالانہ رقم چھتیس ہزار ڈالر آئی اور ۱۹۸۰ء میں یہ سودی رقم بڑھ کر دو لاکھ دس ہزار ڈالر ہو گئی

۴۔ فزکس شعبہ میں تقریباً سو افراد کو یہ سودی انعام انعام مل چکا ہے۔ ۱۹۳۰ء میں سر سی وی رمن (ہندوستانی ہندو) واحد شخص تھا جس کو فزکس میں نوبل انعام ملا اور ۱۹۸۳ء میں ایک اور ہندوستانی امریکن کو یہ انعام ملا۔

۵۔ ادب کے شعبہ میں رابندرناتھ ٹیگور بنگالی ہندو کو ۱۹۱۳ء میں یہ انعام ملا۔ گذشتہ چند سالوں میں جنرل امریکہ کے چند باشندوں اور جاپان کے ادیب کو نوبل انعام ملا

۶۔ امن کے شعبہ میں ۱۹۷۳ء میں امریکہ کے ہنری کیسنجر اور شمالی ویت نام کے مسٹر تھو کو نوبل انعام

ملا۔ لیکن مسٹر تھو کی غیرت نے اس انعام کو وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان دونوں کے لئے یہ انعام ویت نام میں جنگ بندی کی بات چیت کی بناء پر تجویز کیا گیا تھا۔

۱۹۷۹ء میں ایک ہندی قومیت کی حامل ایک مجردہ خاتون ''مدر ٹریسا'' کو اس کے نوبل انعام سے نوازا گیا۔ اور ۱۹۷۸ء میں مصر کے سابق صدر انور السادات اور اسرائیل کے اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر بیگن کو ان کا ''نوبل انعام'' عطا کیا گیا۔ محض اس خوشی میں کہ موخر الذکر نے اول الذکر سے اسرائیل کو باقاعدہ تسلیم کروا لیا تھا۔

مندرجہ بالا اشارات سے درج ذیل امور معلوم ہوئے

اول یہ کہ انعامات اس شخص (نوبیل) کی یاد میں دیئے جاتے ہیں۔ جس نے دنیا کو مہلک ہتھیاروں کا سبق پڑھایا اور جو امریکہ، روس، فرانس اور برطانیہ وغیرہ کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے۔

دوم: یہ انعامات جس رقم سے دیئے جاتے ہیں وہ خالص سود کی رقم ہے جس کے لینے دینے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون قرار دیا ہے

عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ آکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء (صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۷)

(ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے سود لینے والوں پر، اس کے دینے والے پر، اس کے لکھنے والے پر، اس کے گواہوں پر اور فرمایا کہ یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں)

اور جس کو قرآن کریم نے خدا اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے۔

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔

سوم: یہ انعام نہ کوئی خرق عادت معجزہ ہے اور نہ انسانی تاریخ کا کوئی غیر معمولی واقعہ ہے مختلف ممالک میں سرکاری اور نجی طور پر مختلف قسم کے جو انعامات ہر سال تقسیم کئے جاتے ہیں، اسی قسم کا ایک انعام یہ ''نوبل انعام'' بھی ہے۔ چنانچہ یہ ''نوبل انعام'' ہر سال کچھ لوگوں کو ملتا ہے۔ ہندوستان اور بنگال کے ہندوؤں کو بھی مل چکا ہے اسرائیل کے یہودی کو بھی مل چکا ہے۔ اور نصرانی مبلغہ ''ٹریسا'' بھی اس شرف سے (اگر اس کو شرف کہنا صحیح ہے) مشرف ہو چکی ہے۔

الغرض یہ نوبل انعام جو تقریباً ایک صدی سے مروج ہے۔ سینکڑوں اشخاص کو مل چکا ہے۔ کیا یہ کہیں سننے میں آیا ہے کہ سینکڑوں یہودی، نصرانی اور دہریے یہ کہہ کر دنیا پر پل پڑے ہوں کہ ہمیں نوبل انعام کا ملنا ہمارے مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔ یہ میرے مذہب کے برحق ہونے کا معجزہ ہے لہٰذا میرا دین اور میرا نظریہ حیات سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔

اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو جو انعام دیا گیا وہ ایک مشترکہ انعام تھا جو طبعیات کے شعبہ میں ۱۹۷۹ء میں تین اشخاص کو دیا گیا جن میں ایک ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی بھی تھا۔ اس سے بڑا کارنامہ تو اس ہندو کا تھا جس نے ۱۹۳۰ء میں طبعیات کا انعام تن تنہا حاصل کیا۔ اب اگر ایک قادیانی کو طبعیات کا مشترکہ انعام ملنا اس کے مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے تو اس سے نصف صدی قبل ایک ہندو کو تن تنہا یہی انعام ملنا بدرجہ اولیٰ ہندو مذہب کی حقانیت کی دلیل ہونی چاہئے اس لئے اس کو غیر معمولی اور خرق عادت واقعہ کی حیثیت سے پیش کرنا قادیانی مراق کی شعبدہ کاری ہے۔

چہارم: ان انعامات کی تقسیم میں تقسیم کنندگان کی کچھ سیاسی و مذہبی مصلحتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ اور جن افراد کو ان انعامات کیلئے منتخب کیا جاتا ہے ان کے انتخاب میں بھی یہی مصلحتیں جھلکتی ہیں

چنانچہ ان سینکڑوں افراد کے ناموں کی فہرست پر سرسری نظر ڈالئے جن کو نوبل انعام سے نوازا گیا ان میں آپ کو الا ماشاء اللہ سب کے سب یہودی، عیسائی اور دہریے نظر آئیں گے۔ سویڈن کے منصفوں کی نگاہ میں پوری صدی میں ایک مسلمان بھی ایسا پیدا نہیں ہوا۔ جو طب، ادب طبعیات وغیرہ کے کسی شعبہ میں کوئی اہم کارنامہ انجام دے سکا ہو۔ ہر شخص منصفان سویڈن کی نگاہ و انتخاب کی داد دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ رابندرناتھ ٹیگور ہندو کو بنگالی زبان کی شاعری پر نوبل انعام کا مستحق سمجھا گیا۔ جاپانی ادیب کو اپنی زبان میں ادبی کارنامے پر نوبل انعام کا استحقاق بخشا گیا جنوبی امریکہ کی ریاستوں کے باشندوں کے اپنی زبانوں میں ادبی کارناموں کو مستند سمجھتے ہوئے لائق انعام سمجھا گیا لیکن برِ صغیر پاک و ہند کے کسی ادیب، کسی شاعر اور کسی صاحب فن کی طرف منصفان سویڈن کی نظریں نہیں اٹھ سکیں..... کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ مسلمان تھے۔ مثال کے طور پر بڑے علامہ محمد اقبالؒ کو لیجئے پوری دنیا میں ان کے ادب و زبان کا غلغلہ بلند ہے انگلستان کے نامور پروفیسروں نے ان کے ادبی شہ پاروں کو انگریزی میں منتقل کیا ہے اور دانایان مغرب علامہ کے افکار پر سر دھنتے ہیں۔ لیکن وہ نوبل انعام کے مستحق نہیں گردانے گئے ہیں ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ مسلمان تھے۔ حکیم اجمل خان مرحوم نے شعبہ طب میں کیا نام پیدا کیا۔ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی وغیرہ نے سائنسی ریسرچ میں کیا کیا کارنامے انجام دیئے ہیں لیکن نوبل انعام کے مستحق نہ ٹھہرے۔ یہ تو چند مثالیں محض برائے تذکرہ نوک قلم پر آ گئیں ورنہ ایک صدی کے پوری دنیائے اسلام کے نابغہ افراد کی فہرست کون مرتب کر سکتا ہے لیکن کسی کو نوبل انعام کے لائق نہیں سمجھا گیا اور ڈاکٹر عبدالسلام میں کوئی خوبی تھی یا نہیں تھی مگر اس کی خوبی یہی تھی کہ وہ قادیانی تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کا یہودیوں سے بڑھ کر دشمن تھا۔ بس اس کی یہی ایک خوبی منصفان سویڈن کو پسند آ گئی اور نوبل انعام اس کے قدموں میں نچھاور کر دیا گیا۔

اگر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ایسا ہی لائق سائنسدان تھا تو جس دن ہندوستان نے ۱۹۷۴ء میں ایٹمی دھماکہ کیا تھا ڈاکٹر عبدالسلام کو اس سے اگلے ہی دن پاکستان میں جوابی ایٹمی

دھماکہ کر دینا چاہیے تھا۔ یہ اس وقت صدر پاکستان کا ایٹمی مشیر تھا اور ایسا ایٹمی دھماکہ اس کے فرائض منصبی میں شامل تھا ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا کام تو بے نیوکلیئر ایٹمی فزکس کے شعبہ میں مہارت کا۔ لیکن اس کی بے لیاقتی (یا پاکستان دشمنی) نے پاکستان کو ہندوستان کے مقابلے میں سالوں پیچھے دھکیل دیا۔ اس وقت جب کہ ہندوستانی سائنسدانوں نے اپنی لیاقت کا مظاہرہ کیا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی فنی مہارت کا مظاہرہ کر دکھایا ہوتا تو ایٹمی صلاحیت میں پاکستان دریوزہ گر مغرب نہ ہوتا اور بین الاقوامی سیاسی تناظر میں ہندوستان کے مقابلہ میں پاکستان کی ایٹمی صلاحیت پر کوئی حرف گیری نہ کی جاتی اور بین الاقوامی سطح پر یہ سمجھا جاتا کہ ہندوستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان نے بھی کر دیا اور یوں بات آئی گئی ہو جاتی۔ لیکن ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی اس وقت کی نااہلی، بے لیاقتی اور پاکستان دشمنی نے یہ دن دکھایا کہ آج سارے عالم میں پاکستان کی ایٹمی ریسرچ کے خلاف شور مچایا جا رہا ہے حتیٰ کہ امریکہ بہادر جو پاکستان کا سب سے بڑا ہمدرد اور حلیف تصور کیا جاتا ہے وہ بھی ہمیں آئے دن ایٹمی ریسرچ کے خلاف متنبہ کرتا رہتا ہے اور بھارت پاکستان کی "نیوکلیئر انرجی" کے خلاف دنیا بھر کے ذہن مسموم کرتا رہتا ہے اور لطف یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بھارت کے وزیر اعظم راجیو گاندھی سے دوستانہ روابط ہیں۔ اس پورے تناظر میں دیکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی سائنسی مہارت کا حدود اربعہ کیا ہے؟ اور یہ کہ وہ پاکستان کا کس قدر مخلص ہے

بنیم در بعض غیور اور باحمیت افراد اس سویڈی انعام کو وصول کرنے سے انکار بھی کر دیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی ایک خاص قسم کی "رشوت" ہے

## ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام کیوں دیا گیا؟

۱۹۷۹ء میں دو امریکی سائنسدانوں کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو بھی فزکس کے شعبہ میں مشترک نوبل کی میت کردہ سویڈی انعام کا مستحق قرار دیا گیا (اور اس شعبہ کا حصہ ان تینوں میں تقسیم ہوا) یقیناً اس سے بھی یہودی قادیانی لابی کے تہہ در تہہ مفادات وابستہ ہیں جن کی طرف اہل نظر نے دبے الفاظ میں اشارے بھی کئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کے نامور سائنسدان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب سے ایک انٹرویو میں جب سوال کیا گیا کہ

"ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (قادیانی) کو جو نوبل انعام ملا ہے اس کے بارے میں آپ کی رائے؟"

جواب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:

"وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۰ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے آخر کار آئن شٹائن کی صد سالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا۔ دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصہ سے کام کر رہا ہے۔ یہودی چاہتے ہیں کہ آئن شٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا"

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۶ فروری ۱۹۸۶ء جلد ۳۲ شمارہ ۴)

## یہودی قادیانی مفادات کی ایک جھلک

جیسا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب نے اشارہ کیا ہے یہودی قادیانی مفادات متحد ہیں، قادیانیت، یہودیت و صیہونیت کی سب سے بڑی حلیف ہے اور عالمی سطح پر پروپیگنڈا کرنے اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے میں دونوں ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔ اب ذرا جائزہ لیجئے کہ قادیانیوں نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو ملنے والے نوبل سویڈی انعام سے کیا مفادات حاصل کئے۔

۱۔ سب سے پہلے اس انعام کی لیے غیر معمولی طریقہ پر تشہیر کی گئی اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو ایک مافوق الفطرت ثابت کرنے کا بے پناہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ اور اس انعام کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے اپنے روحانی پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا معجزہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ قادیانی اخبار روزنامہ الفضل نے ۱۳ نومبر ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں لکھا۔

## "نوبل انعام ملنے سے ایک دن قبل"

"لندن: جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام لندن مسجد کے محمود ہال میں سنڈے اسکول کے طلبہ سے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے جو خطاب فرمایا اس کے بارے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ اس خطاب میں محترم ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد سنایا۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

اور اسی موقع پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی کی طرف توجہ دلائی کہ حضور علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو اللہ کی طرف سے یہ بشارت دی ہے کہ وہ علم و عقل میں اس قدر ترقی کریں گے کہ دنیا ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی

یہ تقریب ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو ہوئی اور اس سے اگلے ہی دن یعنی ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام دینے کا اعلان کر دیا گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ علی ذالک

محمود مجیب قادیانی نے لکھا کہ "بچہ ڈاکٹر عبدالسلام" میں لکھا ہے کہ ان کے وجود سے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیش گوئی پوری ہوئی تھی جیسا کہ اس واقعہ سے ۸۰ سال پہلے آپ نے خدا سے خبر پا کر اعلان کیا تھا کہ

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے اثر سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

(صفحہ ۷)

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے خود بھی قادیانیوں کے سالانہ جلسہ ۱۹۷۹ء میں تقریر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد کی اس پیش گوئی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا:

"میں اس پاک ذات کا حمد و ستائش سے لبریز ہوں کہ اس نے امام وقت، میرے والدین کی اور جماعت کے دوستوں کی مسلسل اور متواتر دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا اور عالم اسلام اور پاکستان کے لئے خوشی کا سامان پیدا کر دیا۔

(قادیانی اخبار "الفضل" ربوہ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء)

اس طرح قادیانیوں نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو دیئے گئے سویڈی انعام کا مسلسل پروپیگنڈا کیا۔ اسے ایک معجزہ اور انسانی تاریخ کے ایک مافوق الفطرت واقعہ کے رنگ میں پیش کیا۔ اور اس کے حوالے سے سادہ لوح لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا یہ انعام حاصل کرنا گویا مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کا ایک معجزہ ہے۔ حالانکہ اہل نظر جانتے ہیں کہ ان چیزوں سے جن کو قادیانی ملاحدہ مابہ الافتخار سمجھتے ہیں، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو کوئی مناسبت نہیں۔ جو چیز ایک یہودی کو، ایک عیسائی کو، ایک ہندو کو، ایک بدھسٹ کو اور ایک چوہڑے چمار کو بھی میسر آ سکتی ہے وہ کسی نبی یا اس کے اُمتی کے لئے مایۂ افتخار کیسے ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس کے برعکس اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ سود جیسی ملعون چیز کے ملنے پر فخر کرنا قادیانیوں اور ان کے متنبی کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹا ہونے کی ایک مزید دلیل ہے

۲۔ قادیانیوں کے اسلام کش نظریات اور کفریہ عقائد کی بناء پر پوری اُمت اسلامیہ قادیانیوں کو مسیلمہ کذاب کے ماننے والوں کی طرح مرتد اور خارج از اسلام سمجھتی تھی۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی نے آئینی طور پر بھی انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کا نام "غیر مسلم باشندگان مملکت" کی فہرست میں درج کر دیا تھا۔ عالم اسلام اور پاکستان پارلیمنٹ کا یہ فیصلہ قادیانیت پر ایک کاری ضرب کی حیثیت رکھتا تھا۔ جس سے قادیانیت کے ارتدادی جراثیم کے پھیلنے اور پھولنے کے راستے ایک حد تک بند ہو گئے تھے نیز اس سے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی بھی حرف غلط ثابت ہو گئی تھی۔ مرزا کی پیش گوئی یہ تھی کہ:

"جو لوگ (قادیانی جماعت سے) باہر رہیں گے ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔
ایسے لوگوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی ہوگی

مرزا محمود احمد قادیانی کے بقول:

اس عبارت کا مطلب تو یہ ہے کہ احمدیت کا پودا جو اس وقت بالکل کمزور نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دن ایسا تناور درخت بن جائے گا۔ کہ اقوام عالم اس کے سایہ میں آرام پائیں گے اور جماعت احمدیہ جو اس وقت بالکل معمولی اور بے حیثیت سی نظر آتی ہے۔ اس قدر اہمیت اور طاقت حاصل کرے گی کہ دنیا کے مذہب تہذیب و تمدن اور سیاست کی باگ اس کے ہاتھ میں ہوگی ہر قسم کا اقتدار اسے حاصل ہوگا، اور اپنے اثر و رسوخ کے لحاظ سے یہ دنیا کی معزز ترین جماعت ہوگی دنیا کا کثیر حصہ اس میں شامل ہو جائے گا۔ ہاں جو اپنی بدقسمتی سے علیحدہ رہیں گے۔ وہ بالکل بے حیثیت ہو جائیں گے۔ سوسائٹی کے اندر ان کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی دنیا کے مذہبی تمدنی یا سیاسی دائرے کے اندر ان کی آواز ایسی ہی غیر موثر اور ناقابل التفات ہوگی جیسی کہ موجودہ زمانے میں چوہڑے چماروں کی ہے۔" (تو گویا قادیانی حکومت کے مجوزہ دستور آئین میں مرزا صاحب کی پیش گوئی کے بموجب غیر قادیانیوں کی یہ حیثیت ہوگی۔ مولف)

(سالانہ جلسہ ۱۹۳۲ء میں مرزا محمود احمد قادیانی کی افتتاحی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۳ء (قادیانی مذہب طبع پنجم ص ۸۰۵)

لیکن نتیجہ اس کے بالکل برعکس نکلا کہ قادیانیوں کو "غیر مسلم" قرار دیا گیا۔ اور پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کی دونوں جماعتوں.... قادیانی اور لاہوری.... کا نام شیڈول کاسٹ (چوہڑے چماروں) کے بعد درج کر دیا گیا۔

قادیانی یہودی لابی ایک عرصہ سے کوشاں تھی کہ قادیانیوں کے ماتھے سے سیاہی کا یہ داغ کس طرح مٹایا جائے۔ اور اس سڑے عضو کو جسد ملت سے کاٹ کر جو پھینک دیا گیا تھا کسی طرح دوبارہ جسد سے اس کا پیوند لگا دیا جائے۔ چنانچہ قادیانی یہودی لابی نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو ملنے والے نوبل انعام کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا۔ اور اسے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا نشان قرار دے کر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو "مسلمان سائنسدان" باور کرانے کی کوشش کی۔ قادیانی اخبار روزنامہ "الفضل" ربوہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"عالم اسلام کے قابل فخر سپوت اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فدائی نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے کہا کہ سائنس کے میدان میں اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کا صرف یہی طریق ہے کہ ہمارے احمدی نوجوان ان علوم میں درجہ کمال کو پہنچیں۔

محترم ڈاکٹر سلام صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت اسلام کے احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ دیگر علوم کے علاوہ سائنسی علوم میں بھی آگے بڑھیں اور کمال حاصل کریں اور اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دنیا میں دوبارہ قائم کریں (الفضل ربوہ۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۹ء)

۱۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو پاکستان قومی اسمبلی ہال میں ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو نوبل انعام کی خوشی میں ڈاکٹریٹ کی سند عطا کی اس اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا "میں پہلا مسلمان سائنسدان ہوں جسے یہ انعام ملا ہے"

اس طرح قادیانیوں نے "اٹھتے بیٹھتے" ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے "پہلا مسلمان سائنسدان" ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا۔ اس پروپیگنڈہ کا مقصد ظاہر تھا کہ اگر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی "مسلمان" ہے تو باقی قادیانی بھی اسی کے ہم مذہب ہونے کے ناطے "سچے پکے مسلمان" ہیں۔

اس پروپیگنڈہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے عرب بھائی اور دوسرے ممالک کے حضرات۔ جو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے مذہب و عقیدے سے واقف نہیں تھے۔ اس کو واقعتاً مسلمان سمجھنے لگے۔ چنانچہ مراکش کے شاہ حسن نے ڈاکٹر عبدالسلام

قادیانی کے نام ایک طویل شاہی فرمان جاری کیا جس کے ذریعے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو مراکش کی قومی اکیڈمی کا رکن منتخب کیا اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا کہ:

"آپ کی کامیابی سے اسلامی تہذیب و فکر جگمگا اٹھے ہیں"

(روزنامہ الفضل ۲۹ جون ۱۹۸۰ء)

سعودیہ کے شہزادہ محمد بن فیصل السعود نے اپنے برقیہ میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو تہنیت کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ:

"ڈاکٹر سلام کے لئے نوبل انعام مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے اور ہمیں اس پر بڑی مسرت ہوئی ہے"

(قادیانی ہفت روزہ "لاہور" ۸ دسمبر ۱۹۷۹ء)

جنوری ۱۹۸۶ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ترجمان پندرہ روزہ "تہذیب الاخلاق" نے "عبدالسلام نمبر" نکالا جس میں "اسلام اور سائنس" کے عنوان سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ایک انگریزی مضمون کا ترجمہ پروفیسر نسیم انصاری کے قلم سے شائع کیا گیا۔ جس کی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہے:

"ابتداء اس اقرار سے کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ اور عمل اسلام پر ہے۔ اور میں اس وجہ سے مسلمان ہوں کہ میرا قرآن کریم پر ایمان ہے" (ص۱)

اسی شمارے میں ایک مضمون "عبدالسلام۔ ایک مجاہد سائنسدان" کے عنوان سے پروفیسر تقی احمد جو غالباً خود بھی قادیانی ہیں لکھا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ "وہ (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) اپنے دین اسلام کی حقانیت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ اور اس کی ہدایات پر سختی سے عمل بھی کرتے ہیں" (ص۲۵)

اسی پرچہ میں پروفیسر جان زیمان (یہ صاحب غالباً یہودی ہیں) کی ایک تقریر کا ترجمہ ڈاکٹر عالم حسین کے قلم سے ہے جس میں کہا گیا ہے:

"عبدالسلام (قادیانی) دین اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی کو فطرت وحدت کے لئے وقف کر دیا ہے۔" (صفحہ ۳۰)

یہ میں نے چند مثالیں ذکر کی ہیں، ورنہ اس قسم کی بے شمار تحریریں موجود ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو اسلام کی سند عطا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ گویا نوبل انعام کے حوالے سے قادیانی یہودی لابی کی طرف سے قادیانیت کو اسلام اور اسلام کو قادیانیت باور کرانے کی گہری سازش کی گئی جس کے ذریعے اچھے اچھے سمجھدار حضرات کو فریب دیا گیا ہے۔

(۳) مسٹر نوبل کے وصیت کردہ سویڈش انعام کے ذریعے اسلام کا سند حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے خود دجال کی طرح اسلامی ممالک کا دورہ کیا ہے اور جگہ جگہ "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" قائم کرنے کا نعرہ بلند کیا۔ جس سے یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ اس زمانے میں مسلمانوں کا سب سے بڑا خیرخواہ اور ہمدرد عبدالسلام قادیانی ہے۔ چنانچہ اسلامی ممالک نے "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کے نعرے سے مسحور ہو کر اس کی منظوری دے دی روزنامہ نوائے وقت لکھتا ہے۔

نوبل پرائز حاصل کرنے والے پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے ۱۹۷۳ء میں تجویز دی تھی کہ مسلمان ممالک کو مل کر ایک اسلامی سائنس فاؤنڈیشن قائم کرنی چاہیے گزشتہ ہفتے جدہ میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں اس ادارے کے قیام کا حتمی فیصلہ کر لیا گیا۔ یوں تو اسلامی سربراہ کانفرنس نے فروری ۷۴ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کی تجویز کی منظوری دے دی تھی۔ مگر اس پر عملدرآمد کرنے کا فیصلہ اب ہوا ہے جدہ کی جس کانفرنس نے فاؤنڈیشن کے قیام کو عملی صورت دینے کا فیصلہ کیا ہے اس میں دوسرے اسلامی ملکوں کے سائنس دانوں کے علاوہ ڈاکٹر عبدالسلام نے خود بھی شرکت کی ہے۔ اس موقع پر تمام مسلمان ملکوں کے سائنس دانوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز حاصل کرنے پر مبارکباد دی اور اسے اسلامی دنیا کے لئے قابل فخر کارنامہ قرار دیا۔" (روزنامہ نوائے وقت کراچی اداریہ ۱۸ نومبر ۷۹ء)

سعودی عرب میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے

لیکن "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کی فسوں کاری دیکھئے کہ جدہ میں ڈاکٹر عبدالسلام کی پذیرائی کی جاتی ہے۔ اسے سائنس کی برأت کا دولہا بنایا جاتا ہے۔ اور اس کو "اسلامی دنیا کے لئے قابل فخر قرار دیا جاتا ہے۔

ع "بسوخت عقل زحیرت ایں چہ بوالعجبیست"

مسلمانوں کی خود فراموشی اور دشمنان اسلام کی عیاری و مکاری کا کمال ہے کہ حجاز مقدس کی برگزیدہ سرزمین کے شہر جدہ میں یہ باضابطہ تسلیم شدہ کافر و مرتد قادیانی "مسلم سائنس فاؤنڈیشن" کا اجلاس منعقد کروا کر اور اس کے دولہا کی حیثیت سے اس میں شرکت کر کے "المملكة السعودية العربية" کے اس قانون کا کس طرح منہ چڑاتا ہے جس کی رو سے سعودی عرب میں قادیانیوں کے لئے داخلہ اور ویزا ممنوع ہے۔ اور یہ تو شکر ہوا کہ اس نے یہ کانفرنس حرمین شریفین میں منعقد نہیں کروائی ورنہ اس کے نجس قدم حرمین شریفین کو گندہ کرتے اور وہ دنیائے اسلام کے اس فیصلہ پر طمانچہ لگاتا۔ کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے حرمین شریفین میں ان کے داخلہ پر پابندی ہے۔ اندازہ کیجئے کہ قادیانی یہودی سازشوں کے جال کہاں کہاں تک پھیلے ہوئے ہیں اور وہ مسلمانوں کو بیوقوف بنا کر اپنے مفادات کس طرح حاصل کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی حجاز کی مقدس سرزمین میں پذیرائی ہوئی تو اس نے اپنے سحر آفریں نعرے کو مزید بلند آہنگی سے دہرانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ۵ کروڑ ڈالر کی خطیر رقم اسلامی ممالک سے منظور کرا کے دم لیا۔

قادیانی اخبار "الفضل ربوہ" میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا انٹرویو شائع ہوا۔ جس میں ان سے سوال کیا گیا: "اسلامی کانفرنس نے جو "سائنس فاؤنڈیشن" قائم کیا تھا: اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟"

اس کے جواب میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے کہا "یہ اچھی سمت میں ایک حرکت ہوئی ہے۔ میں

اس سے بہت خوش ہوں — درحقیقت ابتدائی تجویز بہت اعلیٰ تھی۔ میں نے ۱۹۷۳ء میں بھٹو کو اس بات پر آمادہ کرلیا تھا کہ ایک بلین ڈالر کے سرمایہ سے ایک فاؤنڈیشن قائم کیا جائے۔ اور سربراہی کانفرنس نے اسے تسلیم کرلیا تھا لیکن اس کے بعد اس بارے میں کچھ نہیں ہوا اس کے بعد ۱۹۸۱ء میں جنرل ضیاء الحق اس پر راضی ہوگئے کہ اس معاملہ کو طائف سربراہ کانفرنس میں اٹھائیں۔ فاؤنڈیشن قائم کر دیا گیا، لیکن اس کی رقم گھٹا کر صرف پچاس ملین ڈالر کر دیا۔ اب مجھے پتہ چلا کہ دراصل جو رقم اب تک فاؤنڈیشن کو ملی ہے وہ صرف چھ ملین ڈالر ہے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے مسلمان حکومتیں اس سے زیادہ دے سکتی ہیں۔

(روزنامہ "الفضل ربوہ" ۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

خطیر رقم وصول کرنے کے بعد بھی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو مسلم ممالک کے رویہ سے شکایت رہی اور وہ ان سے ناراضگی کا اظہار کرتا رہا۔ چنانچہ روزنامہ جنگ لندن لکھتا ہے۔

" نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام سائنس فاؤنڈیشن قائم کریں گے۔ اسلامی کانفرنس نے ایک ارب ڈالر کے بجائے ۵ کروڑ ڈالر کی منظوری دی ہے

" جدہ (جنگ نیوز ڈیسک) نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام اسلامی ملکوں میں سائنس کے فروغ کے لئے فاؤنڈیشن قائم کریں گے تاکہ اسلامی ممالک کے باصلاحیت سائنس دان اپنے علم میں اضافہ کر سکیں گلف ٹائمز کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے ڈاکٹر سلام نے کہا کہ اسلامی ملکوں میں سائنسی علوم کے فروغ کے لئے مخصوص اقدامات نہیں کئے گئے۔ ڈاکٹر سلام نے ٹریسٹی (اٹلی) میں نظریاتی طبیعات کا بین الاقوامی مرکز قائم کیا ہے۔ جس کے وہ ڈائریکٹر ہیں اس مرکز سے ایک ہزار سائنس دان طبیعات کی تربیت حاصل کرتے ہیں ڈاکٹر سلام کے مرکز کو بین الاقوامی ایٹمی ادارے اور یونیسکو کا تعاون حاصل ہے ڈاکٹر سلام نے بتایا کہ فاؤنڈیشن غیر سیاسی ادارہ ہوگا اور اسے مسلم ممالک کے سائنسدان چلائیں گے اس کے علاوہ اسے اسلامی کانفرنس کی تنظیم سے منسلک کر دیا جائے گا۔ تاہم ڈاکٹر سلام نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مجوزہ فاؤنڈیشن کے لئے انہوں نے ایک ارب ڈالر کی تجویز رکھی تھی لیکن اسلامی کانفرنس نے اس کے لئے ۵ کروڑ ڈالر کی منظوری دی۔"

(جنگ لندن ۸ اگست ۱۹۸۵ء)

اور روزنامہ نوائے وقت کراچی لکھتا ہے

" ڈاکٹر عبدالسلام کو اسلامی طبیعاتی فاؤنڈیشن کے قیام میں مالی دشواریوں کا سامنا:"

" نیویارک ۱۰ اگست (اے پی پی) نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک بین الاقوامی سائنس میں بالکل الگ تھلگ ہیں اور انہیں سائنس کی ترقی کا طریقہ معلوم نہیں انہوں نے کہا کہ وہ سائنس کے فروغ اور ترقی کے لئے ایک فاؤنڈیشن قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اسلامی کانفرنس نے اس منصوبہ کی توثیق کی ہے کہ ڈاکٹر سلام کے تجویز کردہ ایک ارب ڈالر کے بجائے مسلم کانفرنس نے ۵ کروڑ ڈالر کی منظوری دی ہے اور ایک سال میں صرف ۶۰ لاکھ ڈالر جاری کئے گئے جس کی وجہ ڈاکٹر سلام مایوس نظر آتے ہیں:"

(نوائے وقت کراچی ۱۱ اگست ۱۹۸۵ء)

مایوسی کا اظہار مسلم ممالک کو غیرت دلانے اور مطلوبہ رقم پر انہیں برانگیختہ کرنے کے لئے تھا۔ بالآخر "جوئندہ یابندہ" کے مصداق ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی مسلم ممالک سے اپنی مطلوبہ رقم وصول کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ چنانچہ قادیانی اخبار ہفت روزہ "لاہور" کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ

"ڈاکٹر عبدالسلام نے مشرق وسطیٰ کے تیل پیدا کرنے والے ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ اس خطہ ارض میں سائنسی علوم کے فروغ کے لئے ایک سائنس فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لائیں۔ انہوں نے مشورۃً یہ تجویز پیش کی کہ اس فاؤنڈیشن کی تشکیل پر ابتدائی طور پر ایک بلین ڈالر صرف کرنے چاہئیں۔ جو مسلم طلبہ کو ایسی سائنسی تعلیم کے حصول میں امداد دیں گے اس فاؤنڈیشن کو اسلامی دنیا کے ممتاز معروف سائنسدان چلائیں گے ڈاکٹر سلام نے دنیائے اسلام میں سائنسی علوم کے فروغ کے سلسلے میں کویت کے رول کو سراہا انہوں نے کہا کہ کویت کی سائنس فاؤنڈیشن اور کویت یونیورسٹی نے انہیں بڑی دریا دلی سے اتنے فنڈز دے دیئے ہیں

(قادیانی ہفت روزہ "لاہور" ۲ اگست ۱۹۸۶ء صفحہ ۵)

غور فرمائیے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ابتدائی مرحلے میں اسلامی ممالک سے ساٹھ لاکھ ڈالر یعنی گیارہ کروڑ روپے ہضم کر جاتا ہے۔ دل میں باغ باغ ہوگا کہ اتنی خطیر رقم مجھے مسلمان نوجوانوں کو قادیانی بنانے کے لئے بلا شرکت غیرے مل گئی لیکن عیاری و مکاری کا کمال دیکھو کہ زرطلبی کی ہوس "ہل من مزید" پکارتی ہے۔ اور وہ اسلامی ممالک کو غیرت دلانے کے لئے ان کی سرد مہری و نالائقی اور بے توجہی کا مسلسل پروپیگنڈہ کرتا رہتا ہے اور ان کے سامنے ۵ کروڑ ڈالر یعنی ۸۰ ارب روپے کا ہدف دہراتا رہتا ہے تاآنکہ اسے مطلوبہ رقم میسر آجاتی ہے قارئین نے ایسے بہت سے واقعات سن رکھے ہوں گے کہ روپیہ پیسہ، عورت، دوا، صدقہ اور تعلیم کا لالچ دے کر غریب خاندانوں کو عیسائی یا قادیانی بنا دیا گیا۔ اگر دس ہزار سے ایک خاندان کا ایمان خریدا جاسکتا ہے تو ذرا حساب لگا کر دیکھئے کہ جس شخص کے ہاتھ پچاس ارب روپے کی رقم تھما دی گئی ہو وہ کتنے نوجوانوں اور کتنے خاندانوں کو ان کے ذریعے قادیانی بنانے کی کوشش کرے گا؟ حیف صد حیف کہ...... "میاں کی جوتی میاں کے سر" کے مصداق مسلمانوں ہی کے روپے سے مسلمانوں کو ہی کافر و مرتد بنایا جا رہا ہے۔ اور مسلمان اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

## سائنس فاؤنڈیشن اور قادیانی مقاصد

مسٹر نوبل کے وصیت کردہ نوبل انعام کے حوالے سے قادیانیوں نے جو فوائد حاصل کرنے کی کوشش کی اور جن کی طرف سطور بالا میں اشارہ کیا گیا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے۔

- قادیانیوں کو مسلمان ثابت کرنا
- ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو اسلامی دنیا کا ہیرو اور محسن بنا کر پیش کرنا۔

مسلم ممالک کے پیچھے سے "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کے نام پر "قادیانی فاؤنڈیشن" قائم کرنا۔

درمند مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے یہ قادیانی فوائد بھی کافی تھے لیکن ایسا لگتا ہے کہ "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کے ذریعے یہودی ۔ قادیانی لابی ابھی بہت کچھ حاصل کرنا چاہتی ہے اور ان کے مقاصد گہرے ہیں۔ ذیل میں چند نکات پیش کئے جاتے ہیں ہر وہ شخص جو عالم اسلام سے خیر خواہی و ہمدردی رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ ان امکانات کو نظر انداز نہ کرے بلکہ ان پر عقل و دانائی کے ساتھ غور کرے

(۱) علامہ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے پنڈت نہرو کے نام اپنے خط میں تحریر فرمایا تھا۔

"قادیانی، اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں"

علامہ اقبال مرحوم کا یہ تجزیہ ان کے برسہا برس کے تجربہ کا خلاصہ اور نچوڑ ہے جسے انہوں نے ایک فقرے میں قلمبند کر دیا ۔ ہر وہ شخص جسے قادیانی ذہنیت کا مطالعہ کرنے کی فرصت میسر آئی ہو یا جسے قادیانیوں سے کبھی سابقہ پڑا ہو اسے علیٰ وجہ البصیرت اس کا یقین ہو جائے گا کہ قادیانی اسلام کے، مسلمانوں کے اور اسلامی ممالک کے غدار ہیں جس طرح کوئی مسلمان کسی یہودی پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ نہ اسے ملت اسلامیہ کا مخلص سمجھ سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی مسلمان کسی قادیانی کو ملت اسلامیہ کا ہمدرد اور بہی خواہ تسلیم نہیں کر سکتا۔

## قادیانی، طاغوتی قوتوں کے جاسوس

### مسلمانوں کی جاسوسی

قادیانیوں کی اسلام اور مسلمانوں سے غداری کا یہ عالم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، "انگریزوں کی پولیٹیکل خیر خواہی" کی غرض سے مسلمانوں کی مخبری کیا کرتا تھا۔ انگریزی دور اقتدار میں ہندوستان کے جو مسلمان حریت پسندانہ جذبات اور آزادی وطن کی لگن رکھتے تھے، مرزا غلام احمد قادیانی ان کے احوال و کوائف "پولیٹیکل راز" کی حیثیت سے گورنمنٹ برطانیہ کو پہنچایا کرتا تھا مرزا قادیانی کے اشتہارات کا مجموعہ تین جلدوں میں قادیانیوں نے اپنے مرکز ربوہ سے شائع کیا ہے اس کی دوسری جلد کے صفحہ ۲۲۶ - ۲۲۸ پر اشتہار نمبر ۱۴۵ درج ہے جس کا متن ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

## قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ

### میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں. جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیت جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں لہذا یہ نقشہ اسی غرض کے لئے تجویز کیا گیا تا کہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں. اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں جو ایسے مفسدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہوں لیکن چونکہ اس امتحان کے وقت بڑی آسانی سے ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں۔ جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔ اس لئے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں. کیونکہ جمعہ تعطیل کی تقریب پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایک آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں وجہ یہ ہے کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دیتا ہے ۔ وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہوگا. اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے اور امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی. اور بالفعل یہ نقشے جن میں ایسے لوگوں کے نام مندرج ہیں گورنمنٹ میں نہیں بھیجے جائیں گے صرف اطلاع دہی کے طور پر ان میں سے ایک سادہ نقشہ چھپا ہوا جس پر کوئی نام درج نہیں فقط یہی مضمون درج ہے ۔ ہمراہ درخواست بھیجا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے نام مع پتہ و نشان یہ ہیں

| نمبر شمار | نام مع لقب وغیرہ | سکونت | ضلع | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |
| | | | | |

مطبع ضیاء الاسلام قادیان

(یہ اشتہار ۲۶۷۲۰/۸ کے چار صفحوں پر مع نقشہ درج ہے)

یہ ذہن میں رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایسے حریت پسند مسلمانوں کے کوائف اپنی جماعت کے ذریعہ ہی جمع کراتا ہوگا گویا غلام احمد قادیانی کی نگرانی میں قادیانی جماعت کی پوری مشینری اسی کام میں لگی ہوئی تھی کہ ہندوستان کے آزادی پسند مسلمانوں کی فہرستیں بنا بنا کر انگریز کے خفیہ

محکمہ کو بھیجی جائیں اور ایسے مسلمانوں "پولیٹیکل زار" سفید آقاؤں کے گوش گزار کئے جائیں وہ دن اور آج کا دن قادیانی جماعت مسلمانوں کی جاسوسی کے اسی مقدس فریضہ میں لگی ہوئی ہے کہ مسلمانوں سے گھل مل کر رہا جائے ظاہر میں اپنے آپ کو مسلمانوں کا خیر خواہ ثابت کیا جائے اور باطن میں ان کے راز اعدائے اسلام اور طاغوتی طاقتوں کو پہنچائے جائیں

قادیانی اور یہودی لابی کے درمیان وجہ الفت بھی یہی اسلام دشمنی اور امت اسلامیہ سے غداری ہے۔ اسرائیل میں کسی مذہب کا کوئی مشن کام نہیں کرتا۔ اور کسی اسلامی مشن کے قیام کا تو وہاں تو سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ لیکن قادیانی مشن وہاں بڑے اطمینان سے کام کر رہا ہے اور اسرائیل کے بڑوں کی مکمل حمایت اور اعتماد اسے حاصل ہے۔

قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں مسلمان ممالک خصوصاً پاکستان میں اہم ترین مناصب اور حساس عہدوں پر براجمان ہیں۔ اس لئے اسلامی ممالک کا کوئی راز ان سے چھپا ہوا نہیں ادھر ایک عرصہ سے اسلامی ممالک اپنی ایٹمی صلاحیتوں کو بہتر بنانے اور انہیں پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے میں کوشاں تھے۔ مغربی دنیا اور یہودی لابی کے لئے اسلامی دنیا کی تگ و دو موجب تشویش تھی، عراق کی ایٹمی تنصیبات پر اسرائیل کا حملہ اور پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی اسرائیلی دھمکیاں سب کو معلوم ہیں، پاکستان کے بارے میں "اسلامی بم" کا ہوا کھڑا کرکے یہودی لابی نے پاکستان کے خلاف بین الاقوامی فضا کو مسموم کرنے کی جس طرح کوششیں کی ہیں وہ بھی سب پر عیاں ہیں۔ اسلامی ممالک کی سائنسی بیداری کو کنٹرول کرنے کی بہترین صورت یہی ہو سکتی تھی کہ "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کا نعرہ ایک ایسے شخص سے لگوایا جائے جو یہودی لابی کا حلیف اور رازدار ہو۔ اور اس نعرہ کے ذریعے اسے اسلامی ممالک کا محسن اور ہیرو باور کرایا جائے ایسی شخصیت ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی سے زیادہ موزوں اور کون ہو سکتی تھی چنانچہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کا نعرہ بلند کیا۔ مسلم نے اسے اپنا محسن سمجھا اور اس عظیم مقصد کے لئے خطیر رقم اس کے قدموں میں نچھاور کر دی۔ اس طرح یہ قادیانی مسلم ممالک کی دولت پر "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کا شہبالا بن گیا۔ علاوہ ازیں مسلم ممالک (پاکستان سے مراکش تک) کے سائنسی ادارے بھی ایک قادیانی کی دسترس میں آگئے۔ اب مسلم کا کوئی راز راز نہیں رہے گا۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے لئے اپنے مرشد مرزا غلام احمد قادیانی کی "سنت" کے مطابق اسلامی ممالک کی ایٹمی صلاحیتوں کی رپورٹیں اعدائے اسلام کو پہنچانا آسان ہوگا۔ اور مسلم ممالک کی مخبری میں اسے کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

۲۔ "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کے قیام کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ مسلم ممالک کے سائنسی اداروں میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا عمل دخل ہوگا اور ان اداروں میں قادیانی نوجوانوں کو بھرتی کرنا آسان ہوگا پاکستان کی وزارت خارجہ کا قلمدان جن دنوں ظفر اللہ قادیانی آنجہانی کے حوالے تھا ان دنوں ہمارے بیرون ملک سفارت خانوں میں قادیانیوں کی بھرمار تھی۔ قادیانیوں کو نوکریاں بھی خوب مل رہی تھیں اور نوکری کے لالچ میں نوجوانوں کو قادیانی بنانا بھی آسان تھا اب اسلامی ممالک کی چوٹی پر سر ظفر اللہ کی جگہ عبدالسلام قادیانی کو بٹھا دیا گیا۔ اب سائنسی اداروں میں قادیانی نوجوانوں کو بہتر روزگار مواقع خوب خوب میسر آئیں گے اور بھولے بھالے نوجوانوں کو قادیانیت کی طرف کھینچنے کے راستے بھی ہموار ہو جائیں گے۔ اسی کے ساتھ اگر مسلمانوں میں کوئی جوہر قابل نظر آیا۔ تو اسے "ناپسندیدہ" قرار دے کر نکال دینے میں بھی کوئی دشواری نہ ہوگی۔ پاکستان میں اس کا تماشا دیکھا جا چکا ہے۔ بعض افراد جن میں قادیانی ہونے کے سوا کوئی خوبی نہ تھی۔ وہ سائنسی ادارے کے کرتا دھرتا رہے اور ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد بھی ان کی ملازمت میں توسیع ہوتی رہی۔ اس کے برعکس بعض اعلیٰ پائے کے سائنسدان جو ڈاکٹر عبدالسلام کے نزدیک ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے گوشہ گمنامی میں دھکیل دیئے گئے۔

ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۹ تا ۱۶ جنوری ۱۹۸۶ء میں اس دل خراش داستان کی تفصیل دیکھی جا سکتی ہے۔

(۳) ایک اہم ترین فائدہ قادیانیت کی تبلیغ کا ہے "سائنس فاؤنڈیشن" کو قادیانیت کی تبلیغ کا ذریعہ کیسے بنایا جائے گا۔ اس کے لئے درج ذیل نکات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

(الف) ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا شمار قادیانی امت کے ممتاز ترین افراد میں ہوتا ہے۔ قادیانیوں کے تیسرے سربراہ مرزا ناصر احمد آنجہانی نے ۱۴ اگست ۱۹۸۰ء کو لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس کی رپورٹ ۱۷ اگست ۱۹۸۰ء کو آئرش اخبار "دی آئرش سنڈے ورلڈ" میں شائع کرائی گئی جس کا عنوان تھا۔

"احمدیہ تحریک آئرلینڈ کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی تیاری کر رہی ہے"! اس رپورٹ میں بڑے فخر سے کہا گیا ہے!

"اس جماعت کے مشہور ارکان میں سے سر ظفر اللہ خان ہیں جو کہ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور سابق صدر اقوام متحدہ اور عالمی عدالت انصاف کے جج ہیں۔ اس کے علاوہ پروفیسر عبدالسلام ہیں جنہوں نے فزکس میں اول انعام حاصل کیا ہے۔ (قادیانی اخبار روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

(ب) قادیانی امت کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پر یہ فخر بھی ہے کہ وہ جہاں جاتا ہے۔ قادیانیت کی تبلیغ ضرور کرتا ہے "انہوں نے دین (قادیانیت) کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھا! اور سائنس دانوں اور بڑے بڑے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ شاہ سویڈن کو نوبل انعام حاصل کرنے کے دوران میں قرآن کریم (قادیانی ترجمہ) اور حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے اقتباسات کا انگریزی ترجمہ پیش کر گئے۔ اسی طرح شاہ حسن کو مراکش میں (قادیانی) لٹریچر دے کر آئے"!

(کتابچہ "ڈاکٹر عبدالسلام" از محمود مجیب اصغر صفحہ ۵۶)

اٹلی میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے ایک سائنسی ادارہ قائم کر رکھا ہے اس کے ذریعے بھی قادیانیت کی تبلیغ کا کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ قادیانی ماہنامہ "تحریک جدید" ربوہ ماہ اکتوبر ۱۹۸۵ء میں قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد

قادیانی کے دورہ اٹلی کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے:

"حضور (مرزا طاہر) نے فرمایا، اٹلی میں پہلے بھی جماعت کے نمائندے مجھ کو اٹلی کی جماعت سے متعارف کرانے کی کوشش کی گئی تھی اور اب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ذریعے سے بھی ایک تقریب کا بندوبست کیا گیا ہے۔ جس میں توقع سے زیادہ معززین تشریف لائے۔ جو کہ پہلے احمدیت سے متعارف نہ تھے۔ اس میں ٹیلی ویژن کے نمائندے بھی موجود تھے۔ (تحریک جدید ربوہ صفحہ ، اکتوبر ۱۹۸۵ء)

(ج) قادیانیوں کی طرف سے اعلان کیا جا رہا ہے کہ پندرہویں صدی ہجری حقیقی اسلام (قادیانیت) کے غلبہ کی صدی ہے اور ان کے منصوبہ کے مطابق قادیانیت کا یہ غلبہ سائنس کے ذریعے ہوگا۔ قادیانی اخبار "الفضل" کا یہ اقتباس جو پہلے نقل ہو چکا ہے اسے ایک بار پھر پڑھ لیجئے!

عالم اسلام کے قابل فخر سپوت، یعنی حقیقی
اسلام کے فدائی نوبل انعام یافتہ سائنس دان
ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے کہا کہ سائنس
کے میدان میں اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت
حاصل کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ جماعت
احمدی نوجوان ان علوم میں درجہ کمال کو پہنچیں
محترم ڈاکٹر سلام صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت
اسلام کے احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے
اس لئے ہمیں چاہئے کہ دیگر علوم کے علاوہ
سائنسی علوم میں بھی آگے بڑھیں اور کمال
حاصل کریں۔ (اخبار الفضل ربوہ ۱۳۰، نومبر ۱۹۷۹ء)

پس ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی طرف سے اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے نام پر جو تحریک اسلامی ممالک سے وصول کی جارہی ہیں ان کا ایک اہم مقصد خود مسلمانوں ہی کے پیسے سے قادیانیت کی تبلیغ اور اسے دنیا میں غالب کرنے کی کوشش ہے جتنے نوجوان سائنسی علوم کی تکمیل کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے قائم کردہ یا اس کے زیر اثر اداروں سے رجوع کریں گے۔ ان کو سرگرم قادیانیت کا ایجنٹ بنانے کی کوشش کی جائے گی اور ان کی ترقیات کا معیار یہ قرار دیا جائے گا کہ وہ قادیانیت کے حق میں کتنے مخلص ہیں

## ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور پاکستان

بہت سے مسلمان قادیانیوں کے بارے میں رواداری اور فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی مظاہرہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بارے میں بھی کیا گیا۔ بعض حضرات کا استدلال یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا عقیدہ و مذہب کچھ ہی ہو بہرحال وہ پاکستانی ہیں اور ان کو نوبل انعام کا ملنا پاکستان اور اہل پاکستان کے لئے بہرحال لائق فخر ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک کی ایک معروف سیاسی شخصیت نے روزنامہ جنگ کے کالم "تاثرات" میں اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"پاکستان کے نوبل پرائز انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام بھی انہیں دنوں ملتان میں مجھے ناشتہ کی ایک دعوت میں ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ جب وہ پاکستان کی اٹامک انرجی میں کام کر رہے تھے۔ تو انہیں ایک دوبار کابینہ میں اپنا کیس پیش کرتے ہوئے سنا تھا۔ انتہائی قابل اور فاضل آدمی ہیں۔ اور خلیق اور متواضع بھی۔ مسلک ان کا کچھ بھی ہو۔ لیکن پاکستان کے رشتے سے عالمی سطح پر ان کی سائنسی مہارت کا جو اعتراف ہوا ہے اس سے قدرتاً ہم سب کو خوشی ہونی چاہئے، علم، علم ہے۔ اس پر نہ کسی عقیدہ اور مذہب کی چھاپ لگائی جاسکتی ہے نہ مشرق و مغرب کی، یہ تو روشنی اور ہوا کی طرح پوری انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے۔

(جنگ کراچی ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء)

قادیانی ہفت روزہ "لاہور" میں ایک صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے جسے "لاہور" نے درج ذیل عنوان کے تحت درج کیا ہے۔

"جاہل مولویوں نے سائنس دشمنی میں پاکستان کے عزت و وقار کو بھی خاک میں رولنا شروع کر دیا ہے۔

مراسلہ نگار نے جو اپنے آپ کو ایک "سیدھا سادا" مسلمان کہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کچھ زیادہ ہی سیدھے پن کا مظاہرہ کیا ہے ان کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

"ڈاکٹر عبدالسلام کا کس مسلک سے جذباتی تعلق ہے یہ میرا مسئلہ نہیں۔ میرا مسئلہ صرف یہ ہے کہ عبدالسلام نے فزکس میں نوبل انعام حاصل کرکے پاکستان کو بین الاقوامی سطح پر عزت اور شہرت و مرتبہ بخشا ہے۔ انہیں صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے مبارک باد کا پیغام دیا ہے اور ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بار بار خبرناموں میں کہا ہے کہ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے یہ بین الاقوامی اعزاز حاصل کیا ہے۔ لیکن مجھے تکلیف صرف اس بات کی ہوئی ہے کہ سرکاری مساجد کے آئمہ کو جو خود بھی باقاعدہ سرکاری ملازم ہیں کس نے چابی بھر دی کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی ذات پر کیچڑ اچھال اچھال کر بالواسطہ پاکستان کی توہین کے مرتکب ہوں۔

"بقر عید پر وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام اسلام آباد میں مرکزی جامع مسجد المعروف لال مسجد" کے پیش امام نے نماز سے قبل اپنی تقریر میں ڈاکٹر عبدالسلام کی ذات پر جو رکیک حملے کئے۔ معلوم نہیں ان کا سنت ابراہیمی سے کیا تعلق تھا یا سننے والوں کو کتنا ثواب حاصل ہوا۔ پیش امام نے (غالباً اسکا نام مولانا عبداللہ ہے) جوش خطابت میں یہ تک کہہ دیا کہ:

"عبدالسلام چونکہ مرزائی ہے۔ اس لئے وہ کافر ہے اور اسے یہ نوبل پرائز صرف اس لئے دیا گیا ہے کہ اس نے پاکستان کے بعض اہم راز سمگل کرکے یہودیوں کے حوالے کر دیئے تھے۔"

یہ تو اب سرکاری ادارے ہی اس ہرزہ گوئی کے پیش امام سے انکوائری کر سکتے ہیں۔ اسے یہ انفارمیشن کہاں سے ملی کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے راز سمگل کرکے نوبل پرائز حاصل کیا ہے لیکن صدمے کی بات صرف یہ ہے کہ جاہل مولویوں نے اپنی سائنس دشمنی میں پاکستان کی عزت اور وقار کو بھی منبر رسول پر کھڑے ہو کر خاک میں رولنا شروع کر دیا ہے۔ اور ان کی کوئی بازپرس نہیں ہوتی۔ آخر عید کے اجتماع میں ..... (بقیہ)

مسلمان سفارت کاروں کی بھی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔

اگر مولویوں کا یہ فتویٰ مان بھی لیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کافر ہے تو پھر مولویوں کو یہ احساس تو ہونا چاہیئے کہ وہ کافر بھی اول و آخر پاکستانی ہے اور آخر اس کو ملنے والا اعزاز اصل میں پاکستان کو ملنے والا اعزاز ہے۔..

(ہفت روزہ لاہور' لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۸۷ء صفحہ ۸)

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی واقعی پاکستانی ہیں۔ لیکن اس کی نظر میں خود پاکستان کی عزت و حرمت کیا ہے؟ اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ یحییٰ خان اور مسٹر بھٹو کے دور میں صدر پاکستان کا سائنسی مشیر تھا۔ لیکن جب ۱۹۷۴ء میں پاکستان قومی اسمبلی نے آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو یہ صاحب احتجاجاً لندن جا بیٹھے اور جب مسٹر بھٹو نے اس کو ایک سائنس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تو پاکستان کے بارے میں نہایت گندے اور توہین آمیز ریمارک لکھ کر دعوت نامہ واپس بھیج دیا ہفت روزہ چٹان کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمایئے

مسٹر بھٹو کے دور میں ایک سائنسی کانفرنس ہو رہی تھی کانفرنس میں شرکت کے لئے ڈاکٹر سلام کو دعوت نامہ بھیجا گیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب قومی اسمبلی نے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ یہ دعوت نامہ جب ڈاکٹر سلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل ریمارکس کے ساتھ اسے وزیراعظم سیکرٹریٹ کو بھیج دیا

ترجمہ: میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترامیم واپس نہ لی جائے۔

مسٹر بھٹو نے جب یہ ریمارکس پڑھے تو ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ انہوں نے اشتعال میں آکر اسی وقت اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے سیکرٹری وقار احمد کو لکھا کر ڈاکٹر سلام کو فی الفور برطرف کر دیا جائے اور بلاتاخیر نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے وقار احمد نے یہ دستاویز ریکارڈ میں داخل کرنے کے بجائے اپنی ذاتی تحویل میں لے لی ہے تاکہ اس کے آثار مٹ جائیں وقار احمد بھی قادیانی تھا یہ کس طرح ممکن تھا کہ اتنی اہم دستاویز فائلوں میں محفوظ رہتی:

(ہفت روزہ "چٹان" لاہور شمارہ نمبر ۲۲ جون ۱۹۸۷ء)

کیا ایسا شخص جو پاکستان کے بارے میں ایسے توہین آمیز اور مطعون الفاظ بکتا ہو، اس کا اعزاز پاکستان اور اہل پاکستان کے لئے موجب مسرت اور لائق کس طرح ہو سکتا ہے

غنی روز سیاہ پیر کنعان را تماشا کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را

اپریل ۱۹۸۴ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کو مسلمان کہلانے اور شعائر اسلامی کا اظہار کر کے مسلمانوں کو دھوکا دینے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ قادیانیوں کا نام نہاد "بہادر خلیفہ" اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد راتوں رات بھاگ کر لندن جا بیٹھا۔ وہاں پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے مقابلہ میں ایک جعلی "اسلام آباد" بنا کر پاکستان اور اہل پاکستان کو "دشمن" کا خطاب دے کر ان کے خلاف جنگ کا بگل بجا رہا ہے۔ اور قادیانیوں کو پاکستان کے امن میں آگ لگانے کی تلقین کر رہا ہے۔ قادیانیوں کا دوماہی پرچہ "مشکوٰۃ" کے نام سے قادیان (انڈیا) سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں "پیغام امام جماعت کے نام" کے عنوان سے مرزا طاہر قادیانی کا پیغام دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کے نام شائع ہوا ہے اس کے چند فقرے ملاحظہ فرمایئے۔

" جس لڑائی کے میدان میں "دشمن" نے ہمیں دھکیلا ہے یہ آخری جنگ نظر آتی ہے اور ان شاء اللہ ہمارے دشمنوں کو اس میں بری طرح شکست ہوگی (ان شاء اللہ قادیانیوں کو سینکڑوں پیش گوئیوں کی طرح یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلے گی۔ ناقل)

(دوماہی مشکوٰۃ قادیان صفحہ ۷)

" دشمن سے ہماری جنگ کا یہ انتہائی اہم اور فیصلہ کن مقام ہے۔" (صفحہ ۷)

" یہ وہ آخری مقام ہے جہاں دشمن پہنچ چکا ہے۔" (صفحہ ۷)

" تمام جماعت کو برقی رفتار کے ساتھ اس لڑائی میں شامل ہونا چاہیئے۔" (صفحہ ۸)

" یہ ایک لڑائی کا بگل جو بجایا جا چکا ہے اس کی آواز ہمیں ہر طرف پھیلانی ہے۔ اور اس پیغام کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانا ہے۔" (صفحہ ۸)

"اور اسلام آباد (پاکستان) کے حکمران اس آواز کی گونج کو سن کر بے بس اور لاچار ہو جائیں۔" (صفحہ ۸)

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو للکارتے ہوئے یہ بہادر (لیکن بھگوڑا) قادیانی خلیفہ کہتا ہے

" پس یہ ناپاک تحریک جو صدر ضیاء الحق کی کوکھ سے جنم لے رہی ہے اور وہ یہاں بھی ذمہ دار ہیں اس کے اور قیامت کے دن بھی اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور نہ کوئی دنیا کی طاقت ان کو بچا سکے گی۔ اور نہ رب کی طاقت ان کو بچا سکے گی۔ کیونکہ آج انہوں نے خدا کی عزت و جلال پر حملہ کیا ہے۔ آج محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کے تقدس پر وہ شخص حملہ کر بیٹھا ہے۔"

(صفحہ ۱۲) (قارئین مرزا قادیانی کو معذور سمجھیں کہ انہیں جوش خطابت میں مبتدا کے بعد خبر کا ہوش نہیں رہا۔ یعنی "پس یہ ناپاک تحریک" سے جو مبتدا شروع ہوا تھا۔ فرط جوش میں اس کی خبر ہی غائب ہو گئی۔ جوش میں ہوش کہاں؟)

جملہ معترضہ کے طور پر ظاہر ہے "ناپاک تحریک" کی طرف اشارہ کر رہا ہے اس کی مختصر وضاحت بھی ضروری ہے۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں پر یہ پابندی عائد کر دی گئی تھی کہ چونکہ آئین کی رو سے وہ غیر مسلم ہیں اس لئے نہ اسلام کے مقدس الفاظ کا استعمال کر سکتے ہیں اور نہ کسی طریقہ سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر سکتے ہیں۔ قادیانیوں نے اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کی یہ صورت نکالی کہ اپنی عبادت گاہوں پر گھروں پر دکانوں پر گاڑیوں پر اور خود اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے کتبے لگانے لگے۔ مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا کہ قادیانیوں کی یہ کارستانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر

کرنے اور قانون کا منہ چڑانے کے لئے ہے، اس لئے انہیں اس کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔

دوم ان کی عبادت گاہیں جو کفر و الحاد کا مرکز ہونے کی وجہ سے نجس ہیں، ان کے سینے جو کافر کی قبر سے زیادہ تنگ و تاریک و سیاہ ہیں ان پر کلمہ طیبہ کا آویزاں کرنا اس پاک کلمہ کی توہین ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص نعوذ باللہ بیت الخلاؤں پر کلمہ طیبہ لکھنے لگے۔ یقیناً اس کو کلمہ طیبہ کی توہین کا مرتکب اور لائق تعزیر قرار دیا جائے گا۔ اور گندی جگہوں سے کلمہ طیبہ کو مٹانا دراصل کلمہ کی توہین نہیں بلکہ عین ادب ہے۔

سوم۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہونے کی وجہ سے نعوذ باللہ "خود" محمد رسول اللہ ہے چنانچہ ایک غلطی کا ازالہ میں لکھتا ہے:

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ مطبوعہ ربوہ تیسرا ایڈیشن)

قادیانی جب کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتے ہیں تو لامحالہ ان کے ذہن میں مرزا کا یہ دعویٰ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ مرزا قادیانی کو کلمہ کے مفہوم میں داخل جانتے ہیں بلکہ اسے "محمد رسول اللہ" کا مصداق سمجھتے ہیں اور یہی سمجھ کر کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی نے لاہوری جماعت کا سوال نقل کر کے کہ "اگر مرزا نبی ہے تو اس کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے؟" اس کا یہ جواب دیا ہے۔

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کلمہ طیبہ میں اس لئے رکھا گیا کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں۔ ہر ایک کا نام علیحدہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے۔ مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی۔ لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگتا ہے۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔

علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہیں۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:

صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی ومارأی۔

اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہوتا ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸۔ مؤلفہ مرزا بشیر احمد قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مارچ و اپریل ۱۹۱۵)

پس چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا نے اسے محمد رسول اللہ بنایا ہے اور چونکہ قادیانی اس کے اس کفریہ دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول کے مفہوم میں مرزا قادیانی کو داخل مانتے ہیں اور "محمد رسول اللہ" سے مرزا قادیانی مراد لیتے ہیں۔ اس سے معمولی عقل و فہم کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی مسجد ضرار کو گرانے اور جلانے اور اسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں تبدیل کرنے کا حکم دیا تھا۔ اگر وہ صحیح ہے (اور بلاشبہ صحیح ہے یقیناً صحیح ہے، قطعاً صحیح ہے) تو قادیانی منافقوں کی وہ مسجد نما عمارت جس پر کلمہ طیبہ کندہ ہو اسے منہدم کرنے جلانے اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں تبدیل کرنے کا مطالبہ کیوں غلط ہے؟ اور اس سے بھی کم تر یہ مطالبہ کہ مسجد ضرار کے ان چیلوں پر کلمہ طیبہ نہ لکھا جائے، آخر کس منطق سے غلط ہے؟

الغرض پاکستان میں چونکہ قادیانیوں کا کفر و نفاق کھل چکا ہے۔ ان کو کلمہ طیبہ کے کتبے لگا کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے، کلمہ طیبہ کی توہین کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت سے کھیلنے میں دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ مسلمان ان کے غلیظ عقائد پر مطلع ہونے کے بعد ان کی ان مذموم حرکات کو برداشت نہیں کرتے۔ اس لئے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پاکستان کی سرزمین کو نعوذ باللہ "لعنتی ملک" کہنے سے نہیں شرماتا، اور اس کا مرشد مرزا طاہر قادیانی پاکستان کے خلاف "جنگ کا بگل" بجا رہا ہے اور پاکستان میں افغانستان کے حالات پیدا کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے!

جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا: "اگر اس ملک میں ظلم جاری رہا (یعنی قادیانیوں کو یہ اجازت نہ دی گئی کہ وہ کلمہ طیبہ کے کتبے لگا کر مسلمانوں کو یہ دھوکہ دیتے رہیں۔ ناقل) تو ہو سکتا ہے کہ وہاں ایسے حالات پیدا ہوں جیسے افغانستان میں پیدا ہوئے۔"

(قادیانی اخبار ہفت روزہ "لاہور" صفحہ ۱۳ — ۲۰ اپریل ۱۹۸۵ء)

انتہا کے ساتھ وہ پورے عالم اسلام کو دعوت دے رہا ہے کہ پاکستان کے خلاف زہر اگلنے کے کام میں قادیانیوں کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو:

"ہمیشہ تمہارا نام لعنت کے ساتھ یاد کیا جاتا رہے گا"

(قادیانی پرچہ روحانی مشکوٰۃ قادیان۔ مئی و جون ۱۹۸۵ء صفحہ ۱۷)

ان تمام حقائق کو سامنے رکھ کر انصاف کیجئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نوبل انعام کسی پاکستانی کے لئے یا عالم اسلام کے کسی مسلمان کے لیے لائق فخر اور موجب مسرت ہو سکتا ہے۔

## مسلمانوں کی رواداری

ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ مسلمان بہت ہی فراخ دل ہوتے ہیں اس لئے عبدالسلام قادیانی کا مذہب و عقیدہ خواہ کچھ بھی ہو، ہمیں اس کی سائنسی مہارت کی تعریف کرنی چاہیئے اور اس کے عقیدہ و مذہب سے صرف نظر کرنا چاہیئے، چنانچہ ہمارے ملک کے ایک معروف ادارے سے شائع ہونے والے پرچے میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی تعریف میں بہت کچھ لکھا گیا تھا ایک درد مند مسلمان نے اس ادارے کے سربراہ کو خط لکھا کہ پاکستان کی اس معروف ترین شخصیت کی جانب سے اس کے خط کا جو جواب ملا، اس میں مندرجہ بالا نقطہ نظر ہی کہا گیا ہے۔ ضروری تمہید کے بعد جوابی خط کا متن یہ ہے۔

"ڈاکٹر عبدالسلام کے سلسلے میں آپ نے جو لکھا ہے اس میں جذبات کی شدت ہے لیکن آپ سوچیں تو ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں روادار اور کشادہ دل بھی ہونا چاہیئے۔ غیر ملکیوں اور غیر مذہب کے سائنسدانوں اور دوسرے بہت سے ماہرین کے متعلق پڑھتے رہتے ہیں ان کی اچھی باتوں کی تعریف کرتے ہیں۔ ان کے کارناموں کی قدر کرتے ہیں ان کی ایجادات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پھر ان کے متعلق دوسری تمام باتیں لکھتے ہیں۔ لیکن یہ کہیں نہیں لکھتے کہ ان کا مذہب کیا ہے یا کیا تھا۔ کیونکہ ہمیں اس سے غرض نہیں ہوتی۔ ہم تو ان کی صرف ان باتوں سے سروکار رکھتے ہیں جو انہوں نے انسانوں اور دنیا کے فائدے کے لئے کئے یقین ہے کہ آپ مطمئن ہو جائیں گے۔"

یہ نقطہ نظر واقعی اسلامی فراخ قلبی کا مظہر ہے۔ اور ہم بھی تہہ دل سے اس کے حامی و مؤید ہیں لیکن اگر کوئی صاحب کمال اسلامی مفادات کی جڑیں کاٹتا ہو اگر اس کے اور اس کی جماعت کے رویہ سے اسلامی ممالک کو خطرات لاحق ہوں۔ اگر وہ اپنے کمال کو اپنے باطل مذہب کی اشاعت اور مسلمان نوجوانوں کو مرتد بنانے کے لئے استعمال کرتا ہو تو اس کے کمال کے اعتراف کے ساتھ ساتھ اس سے لاحق خطرات سے قوم کو آگاہ کرنا بھی اہل فکر و نظر کا فریضہ ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ہے۔ قادیانیت کا پُرجوش داعی و مبلغ ہے۔ اس کی جماعت اور اس کا پیشوا ہمیشہ سے مسلمانوں کا حریف رہا ہے وہ پاکستان کے خلاف جنگ کا بگل بجا رہا ہے۔ اور وہ پورے عالم اسلام کو قادیانیوں کے موقف کی تائید نہ کرنے کی وجہ سے لعنتی قرار دے رہا ہے اور وہ پوری دنیا میں یہ جھوٹا شور وغوغا کر رہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے کیا مسلمانوں کے ایسے دشمن کی تعریف کرنا جس سے عالم اسلام کو خطرات لاحق ہوں اسلامی رواداری و کشادہ دلی کا مظہر ہے

مندرجہ بالا خط میں جس طبقہ کی نمائندگی کی گئی ہے ہمیں افسوس ہے کہ وہ جوش اور رواداری میں اسلامی غیرت و حمیت کے تقاضوں کو پشت انداز کر رہا ہے۔ اور اس طبقہ میں تین قسم کے لوگ شامل ہیں۔

اول وہ ناواقف اور جاہل لوگ جو نہیں جانتے کہ قادیانیوں کے عقائد و نظریات کیا ہیں؟ اور ان کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض و عداوت کے کیسے جذبات موجزن ہیں۔

دوسری قسم وہ تعلیم یافتہ طبقہ ہے، جو ملحد و لادین ہے۔ جس کو دین اور اہل دین سے بغض و نفرت ہے اور دین بیزاری اس کے نزدیک گویا فیشن میں داخل ہے وہ مذہب کی بنیاد پر افراد اور ملتوں کی تقسیم ہی کا قائل نہیں۔ وہ مومن اور کافر ایماندار اور بے ایمان اہل حق اور اہل باطل سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ایک ہی ترازو سے تولتا ہے۔ اس کے نزدیک دین اور دینداری کا نام لینا ہی سب سے بڑا جرم ہے۔

تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو دین پسند کہلاتے ہیں۔ دینی موضوعات اور اصلاح معاشرہ پر بڑے بڑے مقالے تحریر فرماتے ہیں۔ بظاہر اسلام کے داعی اور نقیب نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کے نزدیک دین بس اسی نعرہ بازی اور مقالہ نگاری کا نام ہے انہیں اپنی قومی و ملی مصروفیات کے ہجوم میں کبھی اہل دین اور اہل دل کی صحبت کا موقع ہی نہیں ملا۔ اس لئے ان کے حریم قلب میں دینی حمیت و غیرت کے بجائے مصلحت پسندی کا سکہ رائج ہے اور یہ حضرات بڑی معصومیت رواداری اور کشادہ دلی سے وعظ فرماتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ سارا وعظ خدا اور رسول اور دین و ملت کے غداروں سے رواداری تک محدود ہے اگر ان کی ذاتی املاک کو کوئی نقصان پہنچائے ان کی اپنی عزت و ناموس پر حملہ کرے وہ رواداری کا سارا وعظ بھول جائیں گے۔ ان کی رگ حمیت پھڑک اٹھے گی۔ ان کا جذبہ انتقام بیدار ہو جائے گا اور وہ اس موذی کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی دم لیں گے لیکن اگر کوئی خدا اور اس کے رسول ﷺ کی عزت پر حملہ کرتا ہو۔ دین میں قطع برید کرتا ہو۔ اکابر امت پر کیچڑ اچھالتا ہو اس کے خلاف ان کی زبان و قلم سے ایک حرف نہیں نکلے گا۔ بلکہ یہ حضرات ایسے موذیوں کا تعاقب کرنے والوں کو درس رواداری دینے لگیں گے اس "دین پسند" طبقہ کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو "محمد رسول اللہ" کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ قادیانی ٹولہ مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ، مسیح موعود اور مہدی معہود مانتا ہے۔ انہیں علم ہے کہ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن اور غدار رسول کے غدار ہیں وہ باخبر ہیں کہ تمام قادیانی پاکستان کو لعنتی سرزمین سمجھتے ہیں اور پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے بین الاقوامی سطح پر سازشیں کر رہے ہیں لیکن ان تمام امور کے باوجود یہ "دین پسند" طبقہ قادیانیوں کے حق میں رواداری کا درس دیتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ایسی قوم جس میں مذکورہ بالا تین طبقات کی اکثریت ہو وہ جلد یا بدیر تحلیل ہو کر رہ جاتی ہے۔ خصوصاً تیسری قسم کے لوگ

باقی صفحہ پر

تحریر: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

تھوڑی دیر

# اللہ والوں کی مجلس میں

حضرت امام دارمیؒ نے اپنی مسند کے ساتھ حضرت زید العمیؒ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بعض فقہاء کرام کو یہ نصیحت فرمائی کہ اے صاحب علم اپنے علم پر عمل کرو. اور اپنی ضرورت سے زائد جو مال ہو وہ اللہ کی راہ میں دے دو لیکن ضرورت سے زائد باتوں کو اپنے پاس روک رکھو. بات وہی کرو جو تمہیں تمہارے پروردگار کے پاس نفع دے.

اے صاحب علم! جو کچھ تم جانتے ہو، اگر اس پر عمل نہیں کرو گے. تو تم اپنے رب سے ملو گے تو تمہارے لئے کوئی عذر اور حجت نہیں ہوگی. تمہارا علم کے مطابق عمل نہ کرنا تمہارے اوپر عذر اور حجت کو قطع کر دیگا

اے صاحب علم. جب تم دوسرے لوگوں کو اللہ پاک کی اطاعت کا حکم دیتے ہو تو تمہارے لئے ضروری بات ہے کہ خود تم اللہ پاک کی معصیت سے بچتے رہو.

اے صاحب علم! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دوسروں کے اعمال میں مشغول رہو اور اپنے اعمال کی فکر چھوڑ دو.

اے صاحب علم! کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کے عمل میں تم طاقتور ہو اور اپنے عمل میں کمزور

اے صاحب علم! علماء کی تعظیم کرو. ان کی مجلس میں بیٹھو، اور کان لگا ان کی باتیں سنو اور ان کے تنازعات اور جھگڑوں سے الگ رہو.

اے صاحب علم! علماء کی تعظیم ان کے علم کی وجہ سے کرو اور جہلاء کی تحقیر ان کے جہل کی وجہ سے مگر جہلاء کو اپنے سے دور مت ہٹاؤ. بلکہ ان کو قریب کرو اور ان کو تعلیم دو.

اے صاحب علم، کسی مجلس میں کوئی بات اس وقت تک مت بیان کرو. جب تک کہ تم خود اس کو نہ سمجھ لو

اے صاحب علم. اللہ پاک کے بارہ میں مغرور نہ ہو نا کہ اس سے غافل ہو جاؤ اور اس کے حکم کی تعمیل چھوڑ دو اور لوگوں کے بارے میں بھی مغرور نہ ہو نا کہ تم ان کے خواہشات کا اتباع کرنے لگ جاؤ اور دیکھو کہ اس چیز سے بچتے رہو جس سے اللہ پاک نے تمہیں تمہارے نفس کے بارے میں ڈرایا ہے، اور لوگوں سے بھی بچتے رہو. کہیں وہ تمہیں فتنے میں مبتلا نہ کر دیں.

اے صاحب علم! جس طرح دن کی روشنی سورج کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اسی طرح حکمت بھی اللہ پاک کی اطاعت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی.

اے صاحب علم! جس طرح کھیتی بغیر پانی اور مٹی کے درست نہیں ہوتی اسی طرح ایمان بغیر علم اور عمل کے درست نہیں ہوتا

اے صاحب علم، ہر مسافر اپنے لئے توشہ بناتا ہے اور اس کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح ہر عمل کرنے والا اس دنیا میں جو عمل کرتا ہے. آخرت میں اسے اس کی ضرورت پڑے گی اور وہ محتاج ہوگا.

اے صاحب علم! جب اللہ پاک تمہیں عبادت پر ابھارتا ہے اور اس کی ترغیب دلاتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں عزت و کرامت سے نوازنا چاہتا ہے لہذا تم اللہ پاک کی عزت و کرامت کو چھوڑ کر ذلت کیطرف مت جاؤ. اللہ پاک کی عبادت کو چھوڑ کر دوسرے کاموں میں لگ جاؤ اور تم کو اللہ پاک کی عبادت کا خیال بھی نہ رہے.

اے صاحب علم! اگر تم لوہا اور پتھر ایک جگہ سے اٹھا اٹھا کر دوسری جگہ رکھو تو یہ بات تمہارے لئے آسان ہوگی اس بات سے تم ایسے لوگوں کے سامنے اپنی بات پیش کرو جو تمہاری بات کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے اور اس شخص کی مثال جو ایسے لوگوں کے سامنے اپنی بات پیش کرتا ہے جو اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے ایسی ہے جیسے کوئی شخص مردوں کو پکارے اور آوازیں دے یا کھانے کا دسترخوان اہل قبور کے سامنے رکھ دے.

دارمی صفحہ نمبر ۲۷ جلد نمبر ۱

اہل علم حضرات کو اس اللہ کے محبوب بندے کے سنہری اصولوں و اقوال سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے عملی زندگی میں بطور نمونہ و مثال کے اپنانا چاہئے پھر دیکھیں کہ اللہ پاک آپ پر کس طرح مہربانیاں نازل فرماتے ہیں. اس اللہ کے ولی نے گویا کہ ہمارے لئے ایک مختصر سا نصاب مقرر کیا ہے جس پر عمل کر کے اس فانی و ناقص زندگانی کو حقیقی و ہمیشہ رہنے والی زندگانی بنا سکتے ہیں دعا ہے کہ اللہ پاک اس بزرگ کے سنہری اصولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

## سنہرے موتی

محمد عثمان عبید اللہ شکر گڑھ

زیادہ قسمیں کھانے والا جھوٹا ہوتا ہے.

زیادہ چاپلوسی کرنے والا منافق ہوتا ہے.

زیادہ باتیں کرنے والا بے وقوف ہوتا ہے.

زیادہ ہنسنے ہنسانے والا مردہ دل ہوتا ہے.

شیخی مارنے والا چھچھورا ہوتا ہے.

بے حیائی اختیار کرنے والا خطرناک ہوتا ہے.

# بزمِ ختم نبوت

## میں ناموسِ رسالت کیلئے ہزار جانیں بھی قربان کرنے کو تیار ہوں۔

مرسلہ: محمد ہاشم میر ۔۔۔ وزیر آباد۔ شکارپور

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے امرتسر میں ۲۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو رات نو بجے مسجد خیر الدین میں مولانا عبدالغفار غزنوی کی زیر صدارت تقریر کرتے ہوئے کہا:

بعض ناعاقبت اندیش لوگ کہتے ہیں کہ مرزائیت کے ساتھ ہمارے شیعہ، سنی اور وہابی کی طرح کے فروعی اختلافات ہیں اور اسی سلسلے میں کوہ تربہادر انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تعلیم دے چکے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان کے لئے اپنے خود کاشتہ پودے کی مخالفت ناقابل برداشت ہے۔ ہم انشاء اللہ اس پودے کو جڑ سے اکھاڑ کر رہیں گے۔

مرزائیت کے وجود میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ تیرہ صد سال سے عیسائیت کے جگر میں ایک کانٹا تھا جو کسی طرح نکلنے میں نہیں آتا تھا۔ وہ کانٹا یہ تھا کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحدت ملی یا مرکزیت عطا ہوئی تھی یہ دنیا کی کسی قوم کو حاصل نہ تھی، عیسائیت چاہتی تھی کہ اسلام کی اس وحدت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے چنانچہ اس کی بربادی کے لئے مرزا غلام احمد (جسے غلام حق کہتے ہیں) قادیانی کھڑا کیا اور اس نے ایڑی چوٹی کا زور وحدت ملی کو تباہ کرنے میں لگایا۔ یہ اختلافات فروعی ہیں کہ نبی کے مقابلے میں نبی کھڑا کر دیا گیا ہے اور مدینۃ النبیؐ کے مقابلے میں مدینۃ المسیح اور جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ مرزا بشیر الدین نے پیش گوئی کی تھی کہ چھ ماہ کے بعد احرار کا خاتمہ ہو جائیگا اور یہ لوگ ٹھنڈے پڑ جائیں گے، مگر میں بتانا چاہتا ہوں ہمارا کام اب شروع ہوا ہے۔

قادیان کانفرنس کے خطبے کی بنا پر جس دفعہ ۱۵۳ کے تحت مجھے گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کی سزا زیادہ سے زیادہ صرف دو سال ہے۔ میرا جرم یہ ہے کہ میں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوں۔ اس جرم میں یہ سزا بالکل کم ہے۔ میں خاتم الانبیاء کے ناموس پر ایسی ہزار جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے شیروں اور چیتوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرا دیا جائے اور پھر کہا جائے کہ تمہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پر تکلیف دی جا رہی ہے تو میں خندہ پیشانی سے اس سزا کو قبول کروں گا۔

(ماخوذ از حیات امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ)

(تالیف جانباز مرزا)

## شیزان کا بائیکاٹ کیجئے

غلام رسول شینہ والا ۔۔۔ کرور

شکر ہے رب العزت کا جس نے ہمیں اپنا فرمانبردار اور دین حنیف کا داعی بنایا۔ بہت عرصہ سے قادیانی مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نت نئی سازش کرتے ہیں۔ آج کل پاک سرزمین میں "شیزان" کا بہت پرچار ہے، جو کہ قادیانیوں کا مشروب ہے۔ لہٰذا یہ جانتے ہوئے کہ

## آنند گجرات کے بیدار مسلمانوں نے قادیانی شرپسندوں کو شہر بدر کر دیا

### گجرات سے ایک مکتوب

ختم نبوت کے پرانے پرچے "صدیقی ٹرسٹ" پاکستان کی معرفت موصول ہوئے شکریہ۔ مناسب جگہوں پر تقسیم کر دا دیئے ہیں، ویسے یہ ترجمان دار العلوم کے نام آتا رہتا ہے۔

ابھی ابھی بدقسمتی سے ہمارے گجرات کے علاقے میں قادیانیوں نے اپنی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ گجرات کے مشہور شہر "آنند" میں اپنی کچھ مطبوعات تقسیم کی ہیں۔ جو دار العلوم کے شعبۂ نشر و اشاعت کو لوگوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" اور اس کے ترجمان "ختم نبوت" کا خصوصیت کے ساتھ جا بجا تذکرہ ملتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ رسالہ سے پریشان ہیں۔ الحمد للہ "آنند" کے بیدار مسلمانوں نے یہ کتابیں فی الفور چھین لیں اور تقسیم کرنے والوں کو شہر بدر کر دیا۔

لہٰذا آنجناب حسب استطاعت قادیانیت کے متعلق لٹریچر ہمیں فراہم فرمائیں۔ تاکہ اس کا مناسب رد ہو سکے ________ حسن عبداللہ نجر گودروی دار العلوم بہرچ گجرات انڈیا

فروخت کھانے یا شیزان پیجئے ایک ہی بات ہے" مگر احقر کے نزدیک مسلمانو! سور کھانا یا شیزان پینا ایک ہی بات ہے۔ ناچیز کی تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ قادیانیوں کی اشیاء کی خرید و فروخت ترک کر کے اچھے حقیقی مسلمان ہونے کا ثبوت دیں۔

## شیزان کا بائیکاٹ

عبدالعزیز۔ سمندری تحصیل لوڑیاآباد

ختم نبوت کا قاری ہوں، آپ کا جاری کردہ رسالہ بہت معیاری ہے۔ پڑھنے کے لئے بیقرار رہتا ہوں۔ دل چاہتا ہے کہ یہ [illegible] ہو بلکہ ڈیلی شائع ہو اور اس سے ہم اپنی اصلاح کر سکیں۔ جب سے میں نے شیزان کے بارے میں ختم نبوت میں پڑھا ہے کہ یہ ایک قادیانی مشروب ہے تب سے میں نے اسے پینا چھوڑ دیا ہے، ہم سب مل کر اپنے قصبہ میں اس لعنت کو ختم کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ آپ جس مقصد کے لئے اس رسالہ کو نکال رہے ہیں، خدا تعالیٰ آپ کو اس مقصد میں کامیاب کرے اور ختم نبوت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔

## ایک غلطی کی نشاندہی

محمد یوسف سجاد، دنیاپور

دعاگو ہوں کہ خدا آپ کے مشن کو دن رات ترقی سے نوازے (آمین) میں آپکے رسالے کا مستقل قاری ہوں، البتہ خط پہلی مرتبہ لکھ رہا ہوں۔ سب سے پہلے تو افراد ادارہ اور ختم نبوت کے لکھنے اور پڑھنے والوں کو میں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دینی معلومات سے پُر اور بے دین لوگوں کی قلعی اچھی طرح سے کھولتا ہے۔ اس کے بعد میں [illegible] کی اجازت چاہوں گا کہ جہاں آپ کا رسالہ اتنے خوبصورت مضامین پیش کرتا ہے وہاں اس میں ایک خامی ہے جس کا ابھی تک کوئی علاج نہیں ہو سکا۔ یعنی ہر رسالے میں کوئی نہ کوئی غلطی ہوتی ہے۔ اس وقت میرے پاس جلد نمبر ۶ کا شمارہ نمبر ۳۵ موجود ہے۔ (۱۲ تا ۱۸ فروری ۱۹۸۸ء) جس کے صفحہ نمبر ۱۵ پر "چند وجوہاتِ کفرِ مرزا" لکھی ہوئی ہیں جن کے آخر میں لکھا ہے۔ (خاتم النبیین حضرت مولانا انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ) حالانکہ یوں ہونا چاہیے تھا (خاتم النبیین" از حضرت مولانا انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ) مہربانی، ذرا اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

## طالب علم کی اپیل حکامِ بالا کے نام!

محمد شاہد رحمٰن شاکر، جماعت دہم کلور کوٹ

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد کی اساس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسلامی جمہوریہ کے آئین میں بھی اس سے انکاری کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن صد افسوس کہ دشمن اسلام قادیانی جرنیلوں، اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں یہاں تک کہ تعلیم و تربیت کے حساس شعبوں میں بھی یہ گھسے بیٹھے ہیں۔ ارباب اختیار سے اپیل ہے کہ ان [illegible] ملک کے غداروں کو فی الفور برطرف کیا جاوے۔

## لٹریچر کا سفر

از [illegible]

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پوری دنیا میں فتنۂ قادیانیت کا مقابلہ کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام اور قادیانیت کی جنگ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کو جو فتح عظیم اور کامیابی نصیب ہوئی ہے ہم خدام ختم نبوت بارگاہ ایزدی میں جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے۔

حال ہی میں اکابرین ختم نبوت کے حکم پر مجلس کا لٹریچر پاکستان کی قومی اور [illegible] اسمبلی کے ممبران اور سینٹ کے ممبران — تمام سرکاری افسران — پاکستان بھر کے تمام کالجوں کے پرنسپل حضرات کو — ڈاک کے ذریعے جماعت کا لٹریچر بھیجا تاکہ قادیانیت کا اصلی چہرہ ان کو معلوم ہو سکے اور ان کو پتہ چلے کہ اسلام کیا ہے اور قادیانیت کیا ہے۔ ملک بھر میں جماعت کی اس تبلیغی مہم کو بڑا سراہا گیا۔

پھر ہم نے دوسرا پروگرام یہ بنایا کہ پاکستان بھر کے تمام کالجوں میں [illegible] خود جا کر جماعت کا لٹریچر تقسیم کریں تو اس سلسلے میں جماعت کی مختلف [illegible] کے قریب چھپوا کر تقسیم کیں۔ اس مہم کے لیے ہم نے پنجاب کے پہلے ضلع رحیم یار خان سے کام شروع کیا۔ رحیم یار خان، [illegible] آباد، خان پور، لیاقت پور، بہاول پور، بہاولنگر، وہاڑی، میلسی، بورے والا، ملتان، کبیر والا، فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ، گوجرہ، کمالیہ، فیصل آباد، اچھرہ، ساہیوال، چیچہ وطنی، اوکاڑہ، بہاول پور، [illegible] کا سفر کیا۔ اور ان تمام شہروں میں خود جا کر وہاں کے مقامی دوستوں کے تعاون سے [illegible] کے حساب سے لٹریچر تقسیم کیا۔

اس سفر میں جماعت کے جن مبلغین نے حصہ لیا۔ ان میں [illegible] مولانا احمد بخش، اور مولانا کریم بخش سرفہرست ہیں۔

# نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: جمیل باوا

بچے بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

## اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

لیاقت علی زبیری، کروڑ لعل عیسن

ایک دفعہ عبداللہ بن مبارک حج سے فارغ ہو کر حرم میں سو گئے۔ خواب میں دو فرشتوں کی باتیں سنیں۔ ایک نے پوچھا اس سال کتنے لوگ حج پر آئے دوسرے نے کہا کہ چھ لاکھ۔ پہلے فرشتے نے پوچھا کہ کسی کا حج قبول نہیں ہوا۔ البتہ دمشق میں علی بن موفق ایک موچی ہے۔ اگرچہ وہ حج کرنے نہیں آیا مگر اس کا حج قبول ہو گیا۔ عبداللہ بن مبارک جب بیدار ہوئے تو اس موچی کی تلاش میں دمشق روانہ ہوئے اور اس کے مکان پر پہنچ کر دستک دی۔ علی بن موفق باہر آیا تو آپ نے خواب اس سے بیان کیا اور پوچھا تمہارا حج کیسے قبول ہوا؟

موچی نے کہا: "میں نے حج تو نہیں کیا مگر ساری عمر چمڑا سی سی کر حج کے لیے کچھ رقم جمع کی اور حج پر جانے کے لیے تیار تھا۔ اس دوران میری بیوی نے پڑوسی کے گھر جا کر کچھ سالن طلب کیا۔ اس نے کہا یہ گوشت تم پر حلال نہیں ہے۔ وہ اس لیے کہ سات دن فاقوں کے بعد بچوں کی بھوک سے بے تاب ہو کر ایک مردار کا گوشت پکایا تھا۔ یہ سن کر میرے اوسان خطا ہو گئے۔ میں نے جتنا روپیہ حج کے لیے جمع کیا تھا سارے کا سارا اٹھا کر اس کے گھر دے آیا تاکہ اپنے بال بچوں پر خرچ کر سکیں۔ یہ سن کر عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ واقعی فرشتوں نے سچ کہا تھا۔

## اسلام کے جنگی اصول!

محمد امجد ۔ علی پور

- ○ دشمن سے صرف اس وقت لڑو جب تک تمہارے ساتھ لڑے۔
- ○ حد سے نہ بڑھو اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
- ○ اللہ ... دشمن کے خلاف ...
- ○ ... اور خیانت نہ کرو۔
- ○ لاشوں کے ٹکڑے نہ کرو۔
- ○ پھل دار درختوں کو نہ کاٹو۔
- ○ عمارتوں کو نہ گراؤ۔
- ○ جو شخص گھر میں پناہ لے لے پناہ دو۔
- ○ بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرو۔
- ○ زخمی اور قیدی قتل نہ کیجئے۔

## اقوالِ زریں

محمد اکرم، جماعت ہشتم، فواں جبڈاں والہ

- ○ ... کا خلوص تمہاری دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔
- ○ اپنے دوست کو اپنی محبت دو اور نہ دو کہیں یہ اعتماد تمہیں ناگ کی طرح ڈس نہ لے۔
- ○ تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔
  - ● سلام میں پہل کرنا۔
  - ● دوسروں کیلئے محفل میں جگہ خالی کرنا۔
  - ● اچھے نام سے پکارنا۔
- ○ جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنے اختیار اپنے پاس رکھتا ہے۔
- ○ خاموش رہو یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو۔
- ○ اگر چڑیاں متحد ہو جائیں تو شیر کی کھال کھینچ سکتی ہیں۔
- ○ خاموشی انسان کا وقار بڑھاتی ہے۔

## آپ ﷺ کا آخری وقت

کوثر ساجد، جماعت ہشتم

جب آپ ﷺ پر نزع کی حالت طاری ہو گئی اس وقت حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔

"اے اللہ! اس جان کنی کے وقت میری مدد فرما۔" پانی کا پیالہ حضور ﷺ کے سرہانے رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ پیالے میں ہاتھ ڈالتے اور چہرہ پر پھیر لیتے تھے۔ اتنے میں عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق ؓ آئے ان کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھی۔ حضور ﷺ نے مسواک پر نظر ڈالی تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے مسواک کو اپنے دانتوں سے نرم بنا دیا۔ حضور ﷺ نے مسواک کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں اس وقت حضور ﷺ کا سر میری گود میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد ... آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی ... دیکھی تو زبان ... الفاظ ... بالرفیق الاعلیٰ

بس اب اور کوئی نہیں، اللہ درکار ہے۔

ہجرت کا گیارہواں سال تھا۔ ربیع الاول

کی بارہ تاریخ تھی۔ پیر کا دن تھا اور چاشت کا وقت کہ حضور علیہ السلام ۶۳ سال تک اس دنیا میں رہ کر اور اپنے فرض کو مکمل کرنے کے بعد اس جہان سے رخصت ہو گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

## ذکرِ الٰہی

مرسلہ: محمد اکرم، جماعت ہجم

○ ذاکر جب مذکور میں محو ہو کر ذکر کرتا ہے تو رحمت برسنے لگتی ہے۔

○ ذکر کی توفیق پر شکر کی بدولت استقامت عنایت ہوتی ہے اور استقامت ہی عین کرامت ہے۔

○ ذکر الٰہی اللہ کے دین اور اسلام کی دعوت تبلیغ کی مخالفت گویا اللہ ہی کی مخالفت ہے۔

## اقوالِ زرّیں

عبداللطیف زاہد گھلو، لیاقت پور

○ جماعت کے بغیر اسلام نہیں اور امارت کے بغیر جماعت نہیں اور اطاعت کے بغیر امارت نہیں۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

○ یاد رکھو اگر تم اسلام کی بخشی ہوئی عزت کے سوا اور کوئی عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو ذلیل کرے گا۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

○ جب حکمران بگڑ جاتے ہیں تو عوام بھی بگڑ جاتے ہیں۔ بدبخت ترین ہے وہ شخص جس کی وجہ سے اس کی رعیت بدبخت ہو جائے۔ (حضرت عمرؓ)

○ قریب ہے کہ تمہارے آئمہ نگہبان ہونے کی بجائے تحصیلدار ہو جائیں۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو حیا، امانت اور دیانت داری ناپید ہو جائے گی۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

○ جس نے قرآن کو سمجھا اس کے ہاتھ میں پورے

علوم کی کنجی آگئی۔ (حضرت علیؓ)

○ فحش بات کہنے والا اور فحش بات کی اشاعت کرنے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ (حضرت علیؓ)

○ حق کو لوگوں کے ذریعے مت پہچانو بلکہ حق کے ساتھ اہل حق کو پہچانو۔ (حضرت علیؓ)

## بچے کو خوش کرنے کیلئے

مرسلہ: ع۔ م۔ محب

حضرت ابن حکیمؒ بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران ان کی خدمت میں گیا تو دیکھ کر گھے میں رسی پڑی ہوئی ہے جسے ایک بچہ کھینچ رہا ہے اور آپؓ اس سے کھیل رہے ہیں میں نے عرض کیا اے امیر المومنین یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت معاویہؓ نے جواب دیا "بے وقوف، چپ رہو۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کسی کے پاس بچہ ہو تو وہ بھی بچوں کی سی حرکتیں کر لیا کرے تاکہ بچہ خوش ہو جائے۔

(تاریخ الخلفاء)

## مہکتی کلیاں

مرسلہ: نازنین غلام محمد، مانسہرہ

○ علم کو حاصل کرنے کے لیے خود کو شمع کی طرح پگھلاؤ۔

○ علم دل کو اس طرح زندہ رکھتا ہے جس طرح بارش زمین کو۔

○ اپنے استاد کی قدر اس طرح کرو جیسے پودا پھول کی اور پھول خوشبو کی۔

○ سب سے بہترین خوشبو انسان کی نیک سیرت ہے۔

○ خدا سے ڈرنا سب سے بڑی بہادری اور نیک نامی ہے۔

○ کبھی نہ گرنا کمال نہیں بلکہ گر کر سنبھلنا کمال ہے۔

○ اپنی آرزوؤں کو دل ہی میں مار ڈالو دل کو ان میں نہ مرنے دو۔

○ ایک خوش مزاج انسان سینکڑوں مردہ دل لوگوں سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

○ چاند کے بغیر رات بیکار ہے اور علم کے بغیر ذہن۔

○ جو راز دشمن سے چھپانا چاہتے ہو وہ دوست سے بھی چھپاؤ۔

## قرآن کا پیغام اہل دنیا کے نام

شاہد حسین، جماعت پنجم، خوشحالہ

○ لوگو! ماں باپ کی خدمت کرو۔

○ لوگو! اللہ پاک کی عبادت کرو۔

○ لوگو! رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔

○ لوگو! مخلوق کی خدمت کرو۔

○ لوگو! زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔

○ لوگو! سودی کاروبار ختم کر دو۔

○ لوگو! شرک سے دور بھاگو۔

○ لوگو! شراب کے پینے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔

○ لوگو! اللہ پاک صحابہ کرامؓ سے راضی ہے تم بھی راضی ہو جاؤ۔

## ایک نظر ادھر بھی!

مرسلہ: محمد ایوب تنولی، مانسہرہ

○ سورۃ الوداع قرآن پاک کی سورۃ نصر کو کہا جاتا ہے۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

# اخبار ختم نبوت

## مولانا اسلم قریشی کیس
## بلوچستان کے رہنماؤں کی پریس کانفرنس

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے قائم مقام امیر حاجی سید شاہ محمد اور مرکزی رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی نے جمعرات کو ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں مطالبہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کو بلاتاخیر مجلس کی تحویل میں دیا جائے کیونکہ خدشہ ہے کہ پولیس کی تحویل میں ان کو قتل کر دیا جائے گا اور قتل کو خودکشی قرار دے دیا جائے گا۔ یہ بھی مطالبہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے اسکینڈل کی تحقیقات ہائی کورٹ کے جج سے کرائی جائے کیونکہ مجلس کے پاس ناقابل تردید ثبوت اور گواہ موجود ہیں کہ مولانا اسلم قریشی کو کس طرح استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان رہنماؤں نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے ڈرامہ سے اہل اسلام کو شدید ذہنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جب کہ قادیانیوں کو مظلوم اور بے گناہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ پنجاب پولیس نے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا شرمناک ڈرامہ رچا کر علماء کے وقار کو مجروح کیا اور مولانا اسلم قریشی پر مسلسل ساڑھے پانچ سال تک ظلم و تشدد کر کے ذہنی طور مفلوج کر دیا اور ان کے عقائد و نظریات کے خلاف فرضی بیان حاصل کیا گیا مجلس کے رہنماؤں نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی سیالکوٹ سے قصبہ مرالی کے جاتے ہوئے اغوا ہوئے تھے پولیس نے ان کے لواحقین اور مجلس کے دباؤ کے بعد تین روز کی تاخیر سے مقدمہ درج کیا پولیس نے اپنی تفتیش کے دوران اس بات کا سراغ لگایا تھا کہ مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے اغوا کیا۔ پولیس نے ایک کار بھی برآمد کی جو اغوا میں استعمال ہوئی تھی کار کے مالک نے اغوا کا اعتراف کر لیا تھا جو بعد میں ملک سے فرار ہو گیا اب پولیس نے فرضی کہانی بنا کر کہ مولانا اسلم قریشی ۲۸ فروری کو بس میں سوار ہو کر لاہور چلے گئے حالانکہ ۲۸ فروری کو سیالکوٹ میں بسوں کی ہڑتال تھی یہ بات ریکارڈ میں موجود ہے مجلس کے قائدین نے کہا کہ پنجاب پولیس نے فرضی کہانی کے ذریعہ اصل حقائق کو چھپانے کی کوشش کی ہے تاکہ اصل مجرموں کے جرم پر پردہ پڑا رہے مولانا اسلم قریشی سے شدید دباؤ یا برین واشنگ کے ذریعے بیان دلوایا گیا ہے پنجاب پولیس نے ۱۱ جولائی کو صبح دس بجے فرضی پریس کانفرنس کرائی جس میں پولیس کے اہلکار سادہ کپڑوں میں موجود تھے اس پریس کانفرنس کے بعد دوبارہ کانفرنس کی گئی جس میں اطلاع عامہ کے نمائندوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب پولیس کے آئی جی نے کہا کہ اسلم قریشی خود کیوں پولیس کے سامنے پیش ہو گئے ان کو ۱۰ جولائی کو پنجاب پولیس کی خصوصی پارٹی کوئٹہ سے لاہور لائی ہے اس بات کی خود سرکاری ذرائع سے تردید ہو جاتی ہے مولانا اسلم قریشی کو اسلام آباد کی خفیہ ایجنسی نے افغانستان سے زاہدان میں پاکستان کے ڈپٹی قونصل میر گیلانی قادیانی افسر ملک اقبال کے قبضے سے ایف آئی اے بٹ پارٹی تفتان سے نیم درمیانی رات لاہور پہنچایا گیا اب آئی جی پنجاب کا دعویٰ ہے کہ وہ خود بخود پولیس کے روبرو پیش ہو گئے۔ اس کی تردید ہو جاتی ہے ۱۰ جولائی کو کوئٹہ سے لاہور کی کوئی فلائٹ نہیں تھی گذشتہ دو ماہ سے پنجاب پولیس کا کوئی افسر بلوچستان نہیں آیا حکومت بلوچستان نے ۱۳ جولائی کو ایک پریس نوٹ جاری کیا کہ پنجاب پولیس کا کوئی افسر یا پارٹی مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلے میں بلوچستان نہیں آئی مجلس کے رہنماؤں نے کہا بلوچستان کی حکومت اور خفیہ ایجنسیوں کو مولانا اسلم قریشی کے بارے میں کوئی علم نہیں لیکن اسلام آباد کی خفیہ ایجنسی ۲ جولائی سے ڈرامہ کی تیاری کر رہی تھی اس سے قبل حکومت نے کوئٹہ میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا ڈرامہ تیار کرنے کی کوشش کی جس کے حقائق کا ہمیں علم ہو گیا انہوں نے کہا کہ ایرانی سرحد کی چیک پوسٹ کے ریکارڈ میں مولانا اسلم قریشی کا نام درج نہیں ہے دوسری اہم بات یہ ہے کہ مکران گوادر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے گوادر جانے کے لئے کوئٹہ یا کراچی سے خضدار یا سعداب ہو کر جانا پڑتا ہے۔ یہ راستہ انتہائی طویل اور دشوار گذار ہے دوسری طرف گوادر میں مجلس کی شاخ نے بتایا کہ یہاں پر اب تک کوئی ڈویژن سرحد موجود نہیں ہے ان رہنماؤں نے کہا کہ مجلس نے زاہدان، افغان، گوادر اور ایرانی بلوچستان میں تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اس بازیابی

## پنجاب کی انتظامیہ نے مجرموں کو بچانے کے لیے قابل مذمت کھیل کھیلا ہے
### مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیدار سید شاہ محمد آغا اور مبلغ نذیر تونسوی کی پریس کانفرنس

یہ برہنگی کی حالت میں تحویل میں لیا ان کی ایماء سے پاکستان جو داخل ہونے کا ایف آئی اے کے پاس کوئی ریکارڈ موجود ہے نہ ہی ان کی گرفتاری عمل میں لائی ایف آئی اے امیگریشن چیک پوسٹ نے پاسپورٹ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا مولانا اسلم قریشی کو جیپ گاڑی میں ۱۰ جولائی کو کوئٹہ پہنچایا گیا جہاں وہ کوئٹہ میں خصوصی انٹروگیشن سیل میں رکھا گیا ۱۰ جولائی کو کوئٹہ سے راولپنڈی بذریعہ طیارہ پہنچایا گیا اور راولپنڈی سے ۱۱ جولائی کی

کے ڈرامہ کی تحقیقات ہائی کورٹ کے جج سے کرائی جائے مولانا اسلم قریشی کو شاہی قلعہ لاہور کے جیل میں تنہائی میں رکھا گیا ہے جہاں دہشت گردوں اور تخریب کاروں کو رکھا جاتا ہے ان کے رشتہ داروں کو ملنے کی اجازت نہیں اب

نے بتایا کہ ان کو پولیس کی موجودگی میں ملنے کی اجازت دی گئی ہے وہ بڑے خوف زدہ اور مشتعل ہیں مجلس کے رہنماؤں نے بتایا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تعدد میں مولانا اسلم قریشی کو قتل کر سکتے ان

کی موت کو خودکشی قرار دے دیا جائے گا۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ ان کو فوراً مجلس کی تحویل میں دے دیا جائے۔ مجلس ان کو تحویل میں لینے کے لئے قانونی راستہ اختیار کرے گی۔ پریس کانفرنس میں مجلس کے نائب امیر حاجی فضل قادر شیرانی نسیم محمد خان اور دوسرے رہنماؤں اور علماء کی کثیر تعداد موجود تھی۔

---

کوئٹہ، مولانا محمد اسلم قریشی کا ڈرامہ مسلمانوں کو ذہنی پریشانی اور قادیانیوں کو بے گناہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر حاجی سید شاہ محمد آغا اور مرکزی مبلغ امیر نذیر احمد تونسوی نے آج ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ عرصہ ۵ سال بعد مولانا محمد اسلم قریشی کو ذہنی طور پر مفلوج کر کے چھوڑ دیا گیا ہے۔ انہوں نے ان کی بازیابی کی خبر کو غلط انداز میں پیش کرنے پر ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کی مذمت کی۔ انہوں نے الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پنجاب کی انتظامیہ نے مجرموں کو بچانے کے لئے جو کھیل کھیلا ہے وہ قابل مذمت ہے۔

## جلو موڑ لاہور میں شیزان کا بائیکاٹ

لاہور (نامہ نگار) علاقہ جلو موڑ لاہور میں اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے "ٹماٹر قادیانیت" کی تحریک اپنے زوروں پر ہے تحریک کی قیادت مولانا محمد اسلم ساقی صاحب فرما رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے قادیانیوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ علاقہ کے لوگوں نے قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ بدنام زمانہ قادیانی مشروبات ساز کمپنی شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ بھی شروع کر دیا ہے۔ مندرجہ ذیل دینی غیرت و حمیت سے سرشار دکانداروں نے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے عبدالرشید پان شاپ جلو پارک، میوہ پرولن جنرل اسٹور والگہ بارڈر، خالد سید میڈیکل اسٹور جلو موڑ، عبدالسبحان ٹی سٹال، محمد دین کریانہ سٹور تھتی لاہور۔ علاوہ ازیں اسلم پبلک مڈل اسکول جلو موڑ کے تمام طلباء اور اساتذہ نے بھی اپنے اسکول اور گھروں میں شیزان کا داخلہ بند کر دیا ہے۔

## وفاقی حکومت شہدائے ساہیوال کا ریکارڈ طلب کر لیا

چیچہ وطنی (نامہ نگار) معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت نے شہدائے ختم نبوت ساہیوال کیس کے مجرموں کا ریکارڈ طلب کیا ہے۔ وزارت داخلہ نے ایک حکم میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال کو کہا ہے کہ مجرمان کا تمام ریکارڈ اور ہائی کورٹ ملتان کا فیصلہ جلد از جلد روانہ کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما الحاج حافظ عبدالرشید جمیل اور حافظ حبیب اللہ چیمہ نے صدر مملکت، وفاقی وزیر داخلہ، وزارت مذہبی امور سے مطالبہ کیا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کو برقرار رکھتے ہوئے شہدائے ختم نبوت ساہیوال اور سکھر جیل کے فیصلہ پر جلد عملدرآمد کرایا جائے۔ حافظ حبیب اللہ چیمہ نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے مرزائیوں کی حمایت کرتے ہوئے ہائی کورٹ کا فیصلہ تبدیل کیا اور اگر فوری طور پر عملدرآمد نہ ہوا تو ملکی حالات خاص کر ضلعی حالات نہایت سنگین ہو جائیں گے جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔

## دعائے صحت کی اپیل

ختم نبوت یوتھ فورس خانپور کے ناظم نشریات نذیم اشرف صاحب کی والدہ ماجدہ شدید علیل ہیں جملہ قارئین ختم نبوت سے دعائے صحت کی درد مندانہ اپیل ہے

## عالمی مجلس کے راہنما مولانا نور الحق نور کا دورہ مردان

مردان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا نور الحق نور ایک عرصہ کے بعد ایک دورہ پر مردان تشریف لائے آپ نے جماعت کے مقامی رفقاء سے ملاقات کے علاوہ جناب قاضی نثار احمد صاحب سے بھی خصوصی ملاقات کی۔ یاد رہے کہ قاضی نثار احمد صاحب گذشتہ سال مرزائیت کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کر کے بعد اہل و عیال اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اس ملاقات کے موقع پر جناب شوکت خان، شیر بہادر خان اور دیگر رفقاء مردان بھی ہمراہ تھے۔ مولانا نور الحق نور نے ایک بہت بڑے تبلیغی اجتماع سے بھی خطاب فرمایا۔ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت، کذب مدعیان نبوت کے خلاف صحابہؓ کرام کے جہاد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ کذب مدعیان نبوت کی سرکوبی ہر مسلمان پر فرض اور سنت صحابہؓ ہے جس کی ادائیگی کے لئے آج کے دور میں اہل اسلام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قائد تحریک اسلامیہ الحاج حضرت قسیم المشائخ مرشد العلماء مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ کی قیادت تک عملی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کی کارکردگی بیان کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ مسلمانوں کی یہ سرگرمیاں اس وقت تک جاری رہیں گی جس وقت تک مرزائیت کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ مردان کے مسلمانوں کو مسئلہ ختم نبوت کے مشن پر کامیاب تبلیغی جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مرکزی مجلس کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ مسلمانوں کے اصرار پر مولانا نے کہا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ نے کوشش کیا کروں گا کہ مہینہ میں چار دن مردان کو دوں۔

## سکندر پور میں شیزان کی مصنوعات ضائع کر دی گئیں

ہری پور (نامہ نگار) شیزان کے خلاف چلائی جانے والی مہم کے سلسلے میں شبان ختم نبوت سکندر پور کے نوجوانوں نے سکندر پور کے دوکانداروں سے رابطہ قائم کیا اور انہیں قادیانیت کے بھیانک پروگرام سے مطلع کیا۔ عشق رسول سے سرشار دوکانداروں نے تمام ایسی مصنوعات جو شیزان والوں کی تیار کردہ تھیں شبان کے نوجوانوں کے حوالے کر دیں جنہیں بعد ازاں جمعہ کے اجتماع میں ضائع کر دیا۔ اس موقعہ پر تمام دوکاندار موجود تھے کریانہ مرچنٹ ایسوسی ایشن سکندر پور کے دکانداروں نے آئندہ شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا۔

# اخبار ختم نبوت

## لٹریچر تقسیم کرنے پر قادیانی طالبعلم گرفتار

ہری پور (نامہ نگار) چند دن قبل گورنمنٹ ڈگری کالج ہری پور میں ایک مرزائی لڑکے کو مرزائیت کا لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ واقعات کے مطابق ایک مرزائی لڑکا محمد رافع کلاس تھرڈ ائیر نے ایک طالب علم محمد ارشد کو مرزائیت کی دو کتابیں ترجمہ اور احمدیت کا پیغام مطالعہ کے لئے دیں اور کہا کہ انہیں پڑھنے کے بعد تمہیں مرزائیت کی سچائی پر یقین آجائے گا۔ مرزائیت سے واقف طالب علم نے اس واقعہ کی اطلاع صدر شبان ختم نبوت ڈگری کالج ہری پور کو دی۔ اس واقعہ کو پرنسپل کالج کے نوٹس میں لایا گیا۔ کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملنے پر صدر شبان ختم نبوت ڈگری کالج ہری پور نے اس واقعہ سے ڈی۔ ایس۔ پی ہری پور کو مطلع کیا۔ ڈی ایس پی ہری پور سردار خان نے نہایت مخلصانہ طریقہ سے رپورٹ درج کروا کر اس واقعہ میں ملوث قادیانی لڑکے کو گرفتار کیا اور حتی الوسع کوشش کی قادیانی لڑکے کو کسی قسم کی رعایت نہ ملے۔ طلباء نے اس واقعے کے خلاف بطور احتجاج ایک جلوس نکالا اور شاہراہ ہزارہ کو دو گھنٹے تک بلاک کیا۔

## جامعہ رشیدیہ پیر کالونی کراچی میں مولانا اللہ وسایا کا خطاب

کراچی (ب ر) ۹ جولائی جامعہ رشیدیہ کے اساتذہ اور طلباء سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا اور کافر تھا۔ اس کے ماننے والے سب کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ختم نبوت کے کام کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے آپ تمام اساتذہ اور طلباء اس کام کو بڑھ چڑھ کر کریں۔ آخر میں مولانا امان اللہ خالدی کا شکریہ ادا کیا۔ یاد رہے کہ جامعہ رشیدیہ پیر الٰہی بخش کالونی میں ۱۹۸۳ء سے قائم ہے اس وقت اس میں ۱۲ اساتذہ تین معلمات، ۹۵۰ طلباء اور ۲۲۵ کے لگ بھگ طالبات زیر تعلیم ہیں یہ جامعہ حفظ و تجوید قرآن کی تعلیم پر مشتمل ہے پچھلے سال ۱۷ لڑکے اور لڑکیوں نے قرآن پاک حفظ مکمل کیا۔ تعلیمی درجہ انتظامی امور مولانا امان اللہ خالدی، مالیاتی اور تعمیر کام کا شعبہ حافظ بشیر احمد کے ذمہ ہے۔ اس جامعہ کے لئے کسی قسم کا چندہ نہیں لیا جاتا۔

## دہلی مرکنٹائل سوسائٹی میں عشائیہ

کراچی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ دہلی مرکنٹائل سوسائٹی کراچی کے رکن جناب محمد فاروق صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لندن جانے والے وفد مولانا اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد اور مولانا منظور احمد الحسینی کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ جس میں وفد کے علاوہ بھائی محمد نعیم، محمد ایاز، نور احمد اور دیگر اراکین نے شرکت کی۔

## پولیس نے ڈرامہ رچا کر علماء کا وقار مجروح کرنے کی کوشش کی ہے

سرگودھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پولیس نے اسلم قریشی کی برآمدگی کا ڈرامہ رچا کر علماء کو بدنام کرنے اور قادیانی چیف مرزا طاہر کو ملک میں واپس لانے کی سازش کی ہے انہوں نے کہا وہ پولیس کی حراست میں ہیں جب تک آزاد نہیں ہو جاتے اس وقت تک صحیح صورت حال سامنے نہیں آسکتی۔

## مرزا طاہر کے مباہلہ پر مولوی فقیر محمد کا تبصرہ

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جھگڑے مرزا طاہر نے اپنی جماعت کے مایوس لوگوں کو طفل تسلی دینے کے لئے لندن سے یہ بہانہ تراشا ہے کیونکہ قادیانی پاکستان میں اپنی جائیدادیں فروخت کرکے دھڑا دھڑ جرمنی، لینیڈا وغیرہ میں نقل مکانی کر رہے ہیں اور مرزا طاہر احمد کی تمام پیشین گوئیاں بھی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح جھوٹی ثابت ہوئی ہیں اور قادیانیوں پر اللہ تعالیٰ کی زمین تنگ ہو گئی ہے اور پاکستان میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں کی روک تھام کے بارے میں نافذ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ بی، ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمات رجسٹر ہو رہے ہیں اور عدالتوں سے ان کو سزائیں ہو رہی ہیں جس کے خوف سے مرزا طاہر احمد یکم مئی ۱۹۸۴ء کو خفیہ طور پر ربوہ سے بھاگ کر کراچی کے راستے لندن چلا گیا تھا یہ اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ اس کے مجنوں کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج اور فرار پر خدا تعالیٰ کی طرف سے قادیانی جماعت پر پاکستان سمیت ساری دنیا میں عذاب نازل ہو رہا ہے اور ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء تک ان کا وجود ختم ہو جائے گا جبکہ رابطہ عالم اسلامی نے متفقہ طور پر قادیانیوں

## ربوہ میں مسلمان الاٹیوں کو پریشانی کا سامنا

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ لو انکم ہاؤسنگ سکیم ربوہ کے الاٹیوں کو جاری شدہ منسوخی الاٹمنٹ کے نوٹس واپس لئے جائیں اور ۳۰ جون ۱۹۸۹ء تک بغیر جرمانہ مکانات تعمیر کرنے کے لئے میعاد میں توسیع کی جائے انہوں نے کہا کہ حکومت نے ربوہ میں مسلمانوں کو آباد کرنے کے لئے سرکاری طور پر ایک ہاؤسنگ سکیم ۵۰ ایکڑ رقبہ پر ۱۹۷۹ء میں تعمیر کی تھی جس کے پلاٹ کم آمدنی والے مسلمانوں کو بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کئے تھے۔ جس کی قیمت پہلے ۹۰۰ روپے مرلہ تھی پھر بڑھا کر ۱۲۵۰ روپے مرلہ کر دی گئی۔ اس کے علاوہ تعمیراتی سامان بہت مہنگا ہونے اور کورد سود اور جرمانے کے باعث الاٹی اندر میعاد پلاٹوں پر عمارات تعمیر نہ کر سکے۔ اب سیکرٹری ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی جھنگ نے ربوہ ہاؤسنگ سکیم کے الاٹیوں کو آخری نوٹس جاری کئے ہیں جس میں دھمکی دی گئی ہے کہ جلد واجبات مع جرمانہ ایزادی رقم سود تاوان ادا نہ کرنے کی صورت میں پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی اور جمع شدہ رقم بحق سرکار ضبط کر لی جائے گی جس کی وجہ سے الاٹیوں میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی ہے انہوں نے کہا کہ مجلس کی درخواست پر ڈائریکٹر ہاؤسنگ سرکل فیصل آباد نے ڈپٹی ڈائریکٹر جھنگ سے فوری رپورٹ طلب کر لی ہے کہ ۳۰ جون تک مکانات کی تعمیر کے لئے میعاد میں توسیع کر دی جائے انہوں نے فوری رپورٹ ارسال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

کو کافر قرار دیا تھا۔ اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں ایک ماہ تک مناظرہ کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ اب مرتد کی شرعی سزا نافذ ہونے سے بعد مرزائیت ختم ہو جائے گی۔

---

کروڑ لعل عیسن (نمائندہ ختم نبوت) انجمن سپاہ صحابہ کے صدر محمد افضل علوی، شیخ محبوب الٰہی، محمد اسماعیل خان، قاری عبدالغفور تابانی، سید الرحمٰن، چوہدری عبدالرحمٰن لاہوری اور محمد یوسف راٹھانے حضرت حاجی محمد علی کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی تحریک ختم نبوت کے متعلق خدمات کو سراہتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

# غیر ملکی سفیروں کو خط لکھنے والا قادیانی گرفتار کر لیا گیا

## گرفتار ہونے والا قادیانی نعیم اللہ محکمہ آب پاشی کا ملازم ہے

چیچہ وطنی (نامہ نگار) پولیس تھانہ ہڑپہ ضلع ساہیوال نے نواحی چک نمبر [illegible] کے ایک قادیانی نعیم اللہ جو محکمہ آبپاشی کا ملازم ہے کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف کے تحت گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے اس نے مبینہ طور پر امریکہ اور جاپان کے سفیروں کو اسلام آباد میں خطوط لکھے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو مرتد قرار دیا جا رہا ہے اس لئے اس کو سیاسی پناہ دی جائے معلوم ہوا ہے کہ وہ خطوط وزارت داخلہ حکومت تک پہنچ گئے۔ وزارت داخلہ نے فوری طور پر متعلقہ پولیس کو مجرم کی گرفتاری کا حکم دیدیا۔ بعد ازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حافظ حبیب اللہ چیمہ نے وفاقی حکومت صوبائی حکومت اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک دشمن قادیانیوں کی تفتیش کا دائرہ وسیع کر کے ضلع ساہیوال سے سرکردہ قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے اور مجرم کی ضمانت نہ ہونے پائے۔ ضلع ساہیوال انتظامیہ نے ایک حکم کے ذریعے چک ۷/۹۰، ۳۲/۱۴ ایل میں مرزائیوں کو مسلمانوں کے جدید و قدیم قبرستانوں میں اپنے مردے دفن کرنے سے روک دیا ہے چنانچہ اب مرزائی اپنے مردے عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ یہ کارروائی شعبہ ختم نبوت چوبارہ کی نصرت علی شہید کے صاحبزادے چوہدری اصغر علی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ تمام کارروائی گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے رہنما الحاج حافظ عبدالرشید چیمہ کی رہائش گاہ پر حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کو بتائی اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت امیر مرکزیہ نے دو روز یہاں پر قیام کیا۔ حضرت امیر مرکزیہ کا ضلع ساہیوال میں ۱۹۷۱ء سے حافظ عبدالرشید چیمہ کی رہائش گاہ ہی صدر مقام ہے موصوف حضرت کے خلفاء میں سے ہیں۔

## قادیانی افسروں کو الگ کیا جائے

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلح افواج سے ۳۲۱ قادیانی غیر مسلم افسران کو نکالنے کا عمل جلد مکمل کیا جائے اور وفاقی اور صوبائی حکومت کے محکموں میں کلیدی آسامیوں پر تعینات قادیانیوں کو بلا تاخیر الگ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق قادیانیوں کی کل تعداد ایک لاکھ دو ہزار ۲۲۲ ہے جس کے مطابق ان کو سرکاری اداروں میں ملازمت فراہم کی جائے۔ اور جو لوگ فالتو ہیں۔

ان کو فارغ کر دیا جائے

---

# زائر میں نبوت کے جھوٹے دعویدار کی موت

## مرنے کے ۳۳ دن بعد زندہ ہونے میں ناکام رہا

کنشاسا (جون رمانیٹر جنگ ڈیسک) زائر کے دارالحکومت کنشاسا کے عوام کو اس ہفتے نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار کی "موت اور دوبارہ زندہ" ہونے کے ڈرامے کا سامنا کرنا پڑا۔ پچاس سالہ الیجی پمپیلا نے ۱۹۸۰ میں نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد ایک مذہبی گروہ تشکیل دیا تھا۔ سابق فوجی کیپٹن اور یوگنڈا میں زائر کے اس سابق سفیر نے نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد روحانی علاج کا دھندا بھی شروع کر رکھا تھا الیجی پمپیلا نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ وہ موت کے تین دن بعد دوبارہ زندہ ہو جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ الیجی پمپیلا گزشتہ ستمبر کو چل بسا۔ الیجی کے گروہ میں کئی سرکردہ شخصیات بھی شامل تھیں۔ چرچ نے جب منگل کو الیجی کی موت کا اعلان کیا تو اس کے دس ہزار عقیدت مندوں نے اسے خراج عقیدت پیش کرنا چاہا، عقیدت مندوں کو ایک صندوق دکھایا گیا جس کے ایک حصہ میں شیشہ لگا تھا اور شیشے سے ایک شخص کا چہرہ نظر آ رہا تھا چیلوں نے اس کے بعد یہ افواہ پھیلانا شروع کر دی کہ الیجی پھر زندہ ہو جائے گا لیکن ہمسایوں کو اس وقت شبہ ہو گیا جب انہوں نے یہ دیکھا کہ متوفی کی بیوہ معمول کے مطابق خریداری میں مصروف ہے اور اس کے بچے ایسا اسکول جا رہے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں چنانچہ شکوک میں مبتلا لوگوں نے گھر کا محاصرہ کر لیا اور لاش دیکھنے کا مطالبہ کرنے لگے اس پر چیلوں اور لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی جمعرات کے روز صندوق کو ملک کے شمال مشرق میں الیجی کے آبائی گاؤں لے جانے کے لئے بجلی ہوائی اڈے پر لایا گیا تو الیجی کا خاندان حکام کو موت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے میں ناکام رہا اس پر حکام نے صندوق کو کھولا تو اس میں سے مٹی گوندھ کر بنایا گیا ایک مجسمہ برآمد ہوا الیجی اور اس کے چیلوں کو پولیس کے پہرے میں واپس گھر پہنچایا گیا کیونکہ مشتعل ہجوم نے انہیں گالیاں دینے کے ساتھ پتھراؤ بھی شروع کر دیا تھا جبکہ روز ملٹی ہال نے اس کی تصدیق کی کہ الیجی پمپیلا کے روز اپنے گھر میں خود کو تین روز تک محبوس رکھنے کے بعد چل بسا تھا ہفتے کے روز ایک ڈاکٹر نے بھی تسلیم کیا تھا کہ چیلوں نے اسے لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے سے روک دیا تھا تاہم اس نے طبعی موت کی علامات دیکھ لی تھیں۔ مقامی لوگوں کا خیال ہے کہ معاملہ ابھی ختم نہیں ہوا وہ نئے واقعہ کے منتظر ہیں۔

## ضلع لاہور میں مرزائیوں کی شرانگیزیاں

تحریر: سید یوسف قاسمی

جب سے پنجاب کا آئی جی شار حیہ بنا ہے اسی روز سے ضلع لاہور مرزائیوں کی شرانگیزیوں کا نشانہ بنا ہوا ہے معمولی سی بات پر مرزائی مسلمانوں پر خنجر اور ریوالور تان کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے کئی مقامات پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی سے پوسٹر آویزاں کرنا شروع کر دیئے ہیں اور دوسری طرف جب ضلع لاہور کے غیور نوجوانوں نے شیزان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی تحریک چلائی اور لاہور کی ہر لاری پر شیزان بائیکاٹ کا اشتہار لگائے اور اسٹیکر چسپاں کئے گئے اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے تو شیزان والوں نے جہاں اپنے زرخرید افراد سے اشتہارات تروائے وہاں علماء کے خلاف عوام میں سوء ظنی پیدا کرنے کے لئے تبلیغ کرنا بھی شروع کر دی کہ مولویوں نے مخالف کمپنی سے پیسے لئے ہیں وغیرہ۔ ذالک

ان حالات کو دیکھ کر ضلع لاہور کی مختلف دینی تنظیموں نے مل کر یہ عہد کیا ہے کہ اب اس شجرہ خبیثہ کی بیخ کنی کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا۔ اب قوت ایمانی سے ان کے کفریات کا ہر کوچہ گلی کوچے میں طشت ازبام کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں کئی پروگرام ترتیب دیئے جن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے شعلہ بیان خطیب خوش الحان جناب حضرت مولانا احسان احمد نے خطاب کیا۔ اور دنیائے مرزائیت کو للکار کر کہا کہ تم اپنی شرانگیزیوں سے باز آ جاؤ ورنہ تمہارے جعلی نبی اور بناوٹی خلفاء کے کردار کو عام کر دیا جائے گا۔ مولانا درخشاں نے واشگاف لفظوں میں کہا کہ مرزائیوں اب تمہارے لئے دو ہی راستے ہیں یا کلمہ پڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی قبول کر لو ہم تمہیں اپنے گلے سے لگانے کے لئے تیار ہیں اور یا اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر کے اقلیت کے درجے میں رہو۔ ورنہ اب تمہیں پاکستان کو خیرباد کہنا ہو گا۔ مولانا احسان درخشاں نے تمام اجتماعات میں مجلس کی کارکردگی اور آئندہ کے لائحہ عمل سے آگاہ کیا اور مجلس کی رکنیت سازی کے سلسلے میں عوام سے پرزور مطالبہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ رکن بن کر مرزائیت پر چھا جاؤ۔

جن مقامات پر مولانا درخشاں کا فاضلانہ خطاب ہوا۔

(۱) جامع مسجد حنفیہ یوسف کالونی اقبال ٹاؤن

(۲) جامع کوکا کولا فیکٹری ملتان روڈ لاہور

(۳) جامع محمدی لاہور

اور دیگر مقامات پر مختلف تقریبات سے خطاب کیا

بقیہ: شراب

## شراب اور کفر

حضرت ابن عمرؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"اگر کوئی شخص شراب پی کر مرگیا تو وہ کافر مرا" (نسائی)

حضرت ابن عمرؓ سے ایک دوسری روایت نکلا ہے کہ! رسول اللہؐ نے فرمایا!

"اگر کوئی شخص شراب پی کر اسی حالت میں مرگیا تو وہ جہنم میں گیا" (ابن حبان)

بقیہ: نونہالان

○ قرآن پاک کی آخری وحی کے کاتب حضرت ابی بن کعبؓ تھے۔

○ سورۃ نحل کے دو رکوع ہیں ان میں سے ایک رکوع مکہ معظمہ میں نازل ہوا اور دوسرا رکوع دس سال بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔

○ سورۃ فاتحہ کو سبع مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ سورۃ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

○ قرآن پاک کی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ایک ساتھ نازل ہوئیں۔

○ مدینہ منورہ میں جس مسجد میں سب سے پہلے قرآن پاک پڑھا گیا اس کا نام مسجد بنو زریق ہے۔

بقیہ: نوبل انعام

جو دینی حمیت وغیرت سے خالی اور احساس خود تحفظی سے عاری ہوں وہ بہت جلد مغلوب و محکوم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا رواداری اور کشادہ دلی پر ہم بھی قائل ہیں۔ لیکن اس رواداری کا یہ مقصد نہیں کہ میرا باپ حبیب الرحمٰن مرجائے اور کل کو دوسرا شخص آ کر کہے کہ میں تمہارے باپ حبیب الرحمٰن مرحوم کا بروز ہوں اور بعینہٖ حبیب الرحمٰن بن کر تمہارے پاس آیا ہوں لہذا تمام حقوق پدری مجھ سے بجالاؤ اور میں رواداری اختیار کرتے ہوئے اس موذی کو باپ تسلیم کر لوں... نہیں!..... بلکہ اگر مجھ میں ذرا بھی انسانی غیرت ہو گی تو اس ناہنجار کے جوتے رسید کر دوں گا۔

اب اس بے غیرتی اور دیوثی کا تماشہ دیکھئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا دادا مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں "محمد رسول اللہ" ہوں اور مسلمان کہلانے اور محمد رسول اللہ کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ان بے غیرت موذیوں کے مقابلہ میں رواداری کا وعظ کہہ رہے ہیں ایسے لوگ کل میدان حشر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔

جس طرح میر جعفر کے شجاع الدولہ نے غداری کر کے ہندوستان کو غلامی کے غار میں دھکیل دیا اسی طرح تین قادیانی غدار پاکستان کا تیا پانچا کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں۔ پہلا قادیانی پاکستان کا پہلا نالائق وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی تھا جس نے کشمیر ہاتھ سے کھویا۔ دوسرا غدار ایوب اور یحییٰ خان کے دور کا مالیاتی مشیر ایم ایم احمد قادیانی تھا جس نے مشرقی پاکستان کو کاٹ ڈالا اور تیسرا غدار عبدالسلام قادیانی ہے جو عرصہ پاکستان کا اٹیمی توانائی کا مشیر رہا اور جس نے اپنی نالائقی یا غداری کی وجہ سے اٹیمی توانائی کے میدان میں پاکستان کو ہندوستان سے برسوں پیچھے دھکیل دیا۔ خدائے لم یزل کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاکستان میں عبدالسلام قادیانی سے کہیں لائق سائنسدان موجود ہیں۔ لیکن قادیانی لابی ان کی مساعی کو خاک میں ملانا چاہتی ہے۔

# نوائے وقت

سید انیس الحق انیس

ہمارا تمہارا نہیں کوئی جھگڑا　　ہمیں سازشوں نے ہے بس آ کے جکڑا
تعصب کی لعنت سے جب ذہن اکڑا　　فریبِ ہوس کے سلاسل نے پکڑا
نہیں نام کوئی خلوص و وفا کا
ہوا گرم بازار ظلم و جفا کا

قیامت یہ کیسی الٰہی ہے آئی　　ہوا اب بہاتا ہے بھائی کا بھائی
نہ ایسے کبھی ذبح کرتا قصائی　　چھری جو کسی نے کسی پر چلائی
بہائم سے بڑھ کر درندہ ہوا ہے
اسی کو فرشتوں نے سجدہ کیا ہے

کراچی کے حالات ہم سے نہ پوچھو　　نکل کر حصارِ تعصب سے دیکھو
کہاں سو گئے تم اے مردہ ضمیرو　　خدارا ضمیروں کو اپنے جھنجھوڑو
کہیں ہو نہ جائے ہلاکت کا ساماں
خبر لو ابھی بھی مداوا ہے آساں

وہ مکے سے ہجرت کی یلغار دیکھو　　مدینے کے لوگوں کا ایثار دیکھو
وہ گفتار دیکھو وہ کردار دیکھو　　حلیفوں کے عادات و اطوار دیکھو
اُنہیں کے عمل کا اعادہ کرو تم
مقلّد بنو تو اُنہیں کے بنو تم

علاقائی تفریق یکسر مٹا کر　　تنفر کے جذبے کو یکدم بھلا کر
دلوں میں اخوت کی شمعیں جلا کر　　محبت کا پیغام گھر گھر سنا کر
غبارِ کدورت دلوں سے نکالو
گلے اپنے بھائی کو بڑھ کر لگا لو

کسی کا اجارہ نہیں اس زمیں پر　　مرا قول مبنی ہے دینِ مبیں پر
وہی عرش پر ہے وہی ہے زمیں پر　　نہیں حکمرانی کسی کی کہیں پر
مٹا دو زمانے سے آثار ظلمت
دکھا دو جہاں کو وہ انوار رحمت

نہ غیرت اور حمیت کو تم چھوڑ دینا　　طلسم فریب ہوس توڑ دینا
نہ بڑھتے ہوئے سیل کو چھوڑ دینا　　ہمارا ہے مسلک اسے موڑ دینا
نہیں ہوشمندی ہواؤں پہ چلنا
مخالف ہوا لاکھ ہو تم سنبھلنا

الٰہی کرم تو، ترا بے بہا ہے　　انیسِ جہاں کی یہی اب دعا ہے
سمجھ دے ہمیں کیا بُرا کیا بھلا ہے　　کریں ہم وہی کچھ جو تیری رضا ہے
اُسی ایک مرکز پہ ہم کو ملا دے
جو ہے راہ سیدھی وہی پھر دکھا دے

KHATME NUBUWWAT
( AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE )
Registered No. M-160

**اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** ۔ الحدیث

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

# عالمی ختم نبوت کانفرنس

ویمبلے کانفرنس سنٹر

لندن

چوتھی سالانہ

21 اگست 1988

بروز اتوار 9 بجے تا شام 7 بجے

**زیر سرپرستی**
شیخ المشائخ حضرت مولانا
**خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

**زیر صدارت**
مخدوم العلماء حضرت مولانا سید
**محمد اسعد مدنی**
مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

**کانفرنس میں**
عالم اسلام کے مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالر، دانشور، بیان پرور، وجادو اثر اور حقائق افروز خطاب کریں گے

**کانفرنس**
اس افتراق وانتشار کی فضا میں اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوگی۔

**عنوانات**
✠ مسئلہ ختم نبوت کی صداقت وحقانیت ✠ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام ✠ مسئلہ جہاد ✠ منکرین ختم نبوت کے عقائد وعزائم ✠ مرزائیوں کی اسلام دشمنی ✠ مرزائیوں کی جارحیت اور دہشت گردی ✠ مرزائیوں کا بین الاقوامی سطح پر تعاقب ✠ مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار کا اسباب

- حاضرین میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی تجویز کے مطابق مرزائی عقائد وعزائم کے بارے میں انگریزی زبان میں تین تین کتابوں کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔
- کانفرنس میں حسب سابق جوق در جوق شرکت کر کے ثابت کردیں کہ انگلستان کے مسلمان مرزائیوں کو امت محمدیہ کے لئے ایک ناسور سمجھتے ہیں اور یہ کہ انگلستان کی سرزمین میں قادیانیت کے پنپنے کا کوئی چانس نہیں۔

**کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے**

رابطہ کے لئے

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یو کے

فون
01-737-8199